خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ

نہم جماعت
ترجمۃ القرآن
مکمل کتاب نوٹس

مطالعہ قرآن حکیم — مکمل کتاب کے نوٹس
اہم نکات، مختصر سوالات، تفصیلی سوالات اور معروضی سوالات
جوابی کلید کے ساتھ

تمام خیبر پختونخوا بورڈز کے لیے

پشاور • مردان • سوات • ایبٹ آباد • بنوں • کوہاٹ • ملاکنڈ • ڈیرہ اسماعیل خان

زاہد نوٹس — zahidenotes.com
یہ نوٹس اصل مواد ہیں، کتاب کا متن نہیں۔
طالب علم کتاب کے ساتھ ساتھ ان نوٹس سے تیاری کریں۔

فہرست مضامین

1- قصہ حضرت زکریا علیہ السلام
2- قصہ حضرت مریم علیہا السلام
3- قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
4- سورۃ مریم
5- سورۃ طٰہٰ
6- سورۃ الانبیاء
7- سورۃ الحج
8- سورۃ الفرقان
9- قصہ حضرت لوط علیہ السلام
10- سورۃ الشعراء
11- قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام
12- سورۃ النمل
13- سورۃ القصص
14- سورۃ العنکبوت
15- سورۃ الروم
16- سورۃ لقمان
17- سورۃ السجدۃ
18- سورۃ سبا
19- سورۃ فاطر
20- سورۃ یٰس
21- سورۃ ص
22- سورۃ الاحقاف
23- مشکل الفاظ کے معانی

نوٹ: یہ فہرست خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ کی نہم جماعت ترجمۃ القرآن کی کتاب کے مطابق تیار کی گئی ہے۔ کتاب میں پانچ قصے، سترہ سورتیں اور مشکل الفاظ کے معانی شامل ہیں۔

پرچے کا طریقہ کار اور تیاری کی رہنمائی

ترجمۃ القرآن نہم جماعت کا پرچہ کل ۵۰ نمبر کا ہوتا ہے۔ ذیل کی تقسیم بورڈ کے نصاب اور پیپر طریقہ کار کی نقل سے لی گئی ہے—یہ سرکاری دستاویز سے براہ راست نہیں لی گئی، اس لیے حتمی تفصیل کے لیے اپنے بورڈ کی ہدایات دیکھیں۔

- **معروضی سوالات:** ۱۰ سوالات، ہر سوال ۱ نمبر—کل ۱۰ نمبر۔
- **مختصر سوالات:** ۱۲ سوالات کے جواب دینے ہوتے ہیں، ہر سوال ۲ نمبر—کل ۲۴ نمبر۔
- **تفصیلی سوالات:** ۴ سوالات کے جواب دینے ہوتے ہیں، ہر سوال ۴ نمبر—کل ۱۶ نمبر۔
- **کل نمبر:** ۵۰ نمبر۔

تیاری کا طریقہ

- پہلے ہر باب کے اہم نکات پڑھیں اور سورت یا قصے کا مرکزی پیغام سمجھیں۔
- پھر مختصر سوالات کے جوابات اپنی زبان میں لکھنے کی مشق کریں۔
- تفصیلی سوالات کے جواب نکات کی صورت میں لکھیں۔
- معروضی سوالات حل کریں اور جوابی کلید سے اپنے جواب چیک کریں۔
- مشکل الفاظ کے معانی روزانہ دہرائیں۔
- امتحان سے پہلے پوری کتاب کی دہرائی ضرور کریں۔

> **اہم نوٹ:** یہ نوٹس کتاب کے ترجمے کا متبادل نہیں ہیں۔ اصل کتاب سے ترجمہ ضرور پڑھیں اور ان نوٹس کو تیاری اور دہرائی کے لیے استعمال کریں۔

باب ۱: قصہ حضرت زکریا علیہ السلام

حضرت زکریا علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ نبی تھے جو بیت المقدس میں عبادت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے۔ بڑھاپے کی عمر میں بھی انہوں نے اللہ سے نیک اولاد کی دعا مانگی اور اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ یہ قصہ دعا کی قبولیت، صبر اور اللہ پر توکل کا بہترین نمونہ ہے۔

اہم نکات

- حضرت زکریا علیہ السلام بیت المقدس میں عبادت گزار تھے اور لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے۔
- بڑھاپے میں اولاد نہ ہونے کے باوجود انہوں نے مایوس ہو کر دعا کرنا نہیں چھوڑا۔
- انہوں نے اللہ سے نیک اور صالح اولاد کی دعا مانگی جو دین کی خدمت کرے۔
- اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں بیٹے کی خوشخبری دی۔
- یہ قصہ سکھاتا ہے کہ دعا کا دروازہ ہر حال میں کھلا رہتا ہے۔
- صبر اور توکل کرنے والوں کو اللہ کبھی محروم نہیں کرتا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **دعا:** اللہ سے مانگنا • **توکل:** اللہ پر بھروسا کرنا • **صالح اولاد:** نیک اور اچھے اخلاق والی اولاد

خلاصہ: حضرت زکریا کا قصہ ہمیں سکھاتا ہے کہ مایوسی کفر کے قریب ہے اور دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ بڑھاپے اور تمام ظاہری اسباب کے ختم ہو جانے کے باوجود اللہ سے مانگنا چاہیے، کیونکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

باب ۱: قصہ حضرت زکریا علیہ السلام — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: حضرت زکریا علیہ السلام کہاں عبادت کرتے تھے؟

جواب: حضرت زکریا علیہ السلام بیت المقدس میں عبادت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے۔

سوال 2: حضرت زکریا نے اللہ سے کیا دعا مانگی؟

جواب: انہوں نے اللہ سے نیک اور صالح اولاد کی دعا مانگی جو دین کی خدمت کرے۔

سوال 3: دعا کی قبولیت کے بارے میں اس قصے سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اللہ سچے دل سے مانگی گئی دعا کو قبول فرماتا ہے، چاہے ظاہری اسباب کتنے ہی کمزور کیوں نہ ہوں۔

سوال 4: صبر کا کیا مطلب ہے؟

جواب: مشکل حالات میں اللہ کی رضا پر قائم رہنا اور شکوہ کیے بغیر ڈٹے رہنا صبر کہلاتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: قصہ حضرت زکریا علیہ السلام سے دعا اور توکل کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت زکریا نے بڑھاپے میں بھی دعا کرنا نہیں چھوڑا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کو کسی حال میں مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ پر توکل کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی کوشش کرے اور نتیجہ اللہ پر چھوڑ دے۔ جو شخص اللہ سے سچے دل سے مانگتا ہے اللہ اس کی دعا ضرور سنتا ہے، چاہے اس کا جواب فوراً ملے یا کچھ وقت بعد۔ یہ قصہ ہمیں دعا کی اہمیت اور صبر کی قدر سکھاتا ہے۔

باب ۱: قصہ حضرت زکریا علیہ السلام — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ حضرت زکریا علیہ السلام کہاں عبادت کرتے تھے؟

(الف) مکہ میں (ب) بیت المقدس میں (ج) مدینہ میں (د) مصر میں

2۔ حضرت زکریا نے کس چیز کی دعا مانگی؟

(الف) دولت کی (ب) نیک اولاد کی (ج) حکومت کی (د) طاقت کی

3۔ دعا کا دروازہ کب تک کھلا رہتا ہے؟

(الف) صرف جوانی تک (ب) ہر حال میں (ج) صرف بیماری میں (د) کبھی نہیں

4۔ توکل کا مطلب کیا ہے؟

(الف) کوشش چھوڑ دینا (ب) اللہ پر بھروسا کرنا (ج) مایوس ہو جانا (د) دعا نہ کرنا

5۔ صبر کرنے والوں کو اللہ کیا دیتا ہے؟

(الف) محرومی (ب) بہترین بدلہ (ج) سزا (د) کچھ نہیں

6۔ مایوسی کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

(الف) مایوسی اچھی ہے (ب) مایوس ہونا درست نہیں (ج) مایوسی ضروری ہے (د) مایوسی عبادت ہے

7۔ حضرت زکریا کا قصہ کس بات کا نمونہ ہے؟

(الف) دولت کا (ب) دعا کی قبولیت اور صبر کا (ج) جنگ کا (د) تجارت کا

8۔ نیک اولاد کی دعا کیوں مانگنی چاہیے؟

(الف) دولت کے لیے (ب) دین کی خدمت کے لیے (ج) شہرت کے لیے (د) حکومت کے لیے

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب

باب ۲: قصہ حضرت مریم علیہا السلام

حضرت مریم علیہا السلام ایک پاکیزہ اور عبادت گزار خاتون تھیں جنہیں اللہ نے خاص فضیلت عطا فرمائی۔ ان کی والدہ نے انہیں اللہ کے گھر کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا۔ حضرت مریم کی زندگی پاکیزگی، عبادت اور اللہ پر توکل کی بہترین مثال ہے۔

اہم نکات

- حضرت مریم کی والدہ نے انہیں پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا۔
- حضرت مریم بیت المقدس میں عبادت اور پاکیزگی کی زندگی گزارتی تھیں۔
- اللہ نے حضرت مریم کو تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی۔
- حضرت مریم کو اللہ کی طرف سے رزق ملتا تھا، جو ان کی بزرگی کی نشانی تھی۔
- ان کی زندگی صبر، حیا اور اللہ کی اطاعت کا نمونہ ہے۔
- اللہ پاکیزہ اور نیک بندوں کو اپنی خاص رحمت سے نوازتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **وقف**: اللہ کی خدمت کے لیے مخصوص کر دینا • **پاکیزگی**: پاک اور صاف زندگی گزارنا • **فضیلت**: برتری اور خاص مقام

خلاصہ: حضرت مریم کی زندگی پاکیزگی اور عبادت کی مثال ہے۔ اللہ نے انہیں خاص فضیلت دی کیونکہ وہ عبادت گزار اور صابر تھیں۔ یہ قصہ سکھاتا ہے کہ اللہ کے نزدیک مقام دولت یا حسب نسب سے نہیں بلکہ تقویٰ اور پاکیزگی سے ملتا ہے۔

باب ۲: قصہ حضرت مریم علیہا السلام – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: حضرت مریم کی والدہ نے انہیں کس کام کے لیے وقف کیا تھا؟

جواب: ان کی والدہ نے انہیں اللہ کے گھر بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا۔

سوال 2: حضرت مریم کو اللہ نے کیا فضیلت دی؟

جواب: اللہ نے حضرت مریم کو تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

سوال 3: حضرت مریم کی زندگی سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: پاکیزگی، عبادت، حیا اور اللہ پر توکل کی زندگی انسان کو اللہ کے نزدیک بلند مقام دیتی ہے۔

سوال 4: اللہ کے نزدیک مقام کس چیز سے ملتا ہے؟

جواب: اللہ کے نزدیک مقام تقویٰ، پاکیزگی اور نیک عمل سے ملتا ہے، نہ کہ دولت یا نسب سے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: قصہ حضرت مریم علیہا السلام سے پاکیزگی اور عبادت کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت مریم کی زندگی بتاتی ہے کہ پاکیزگی اور عبادت انسان کو اللہ کے نزدیک بلند مقام دیتی ہے۔ وہ بیت المقدس میں عبادت میں مصروف رہتی تھیں اور اللہ نے انہیں خاص رزق اور فضیلت عطا فرمائی۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ عورتوں اور مردوں سب کے لیے عبادت، حیا اور پاکیزگی ہی اصل کامیابی کا راستہ ہے۔ اللہ نیک بندوں کو دنیا اور آخرت دونوں میں عزت دیتا ہے۔

باب ۲: قصہ حضرت مریم علیہا السلام — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ حضرت مریم کی والدہ نے انہیں کس کے لیے وقف کیا؟

(الف) تجارت کے لیے (ب) اللہ کے گھر کی خدمت کے لیے (ج) حکومت کے لیے (د) سفر کے لیے

2۔ حضرت مریم کہاں عبادت کرتی تھیں؟

(الف) مکہ میں (ب) بیت المقدس میں (ج) مدینہ میں (د) مصر میں

3۔ اللہ نے حضرت مریم کو کس پر فضیلت دی؟

(الف) تمام جہان کی عورتوں پر (ب) صرف ایک قوم پر (ج) صرف بچوں پر (د) کسی پر نہیں

4۔ حضرت مریم کی زندگی کس بات کا نمونہ ہے؟

(الف) دولت کا (ب) پاکیزگی اور عبادت کا (ج) جنگ کا (د) تجارت کا

5۔ اللہ کے نزدیک مقام کس سے ملتا ہے؟

(الف) دولت سے (ب) تقویٰ اور پاکیزگی سے (ج) نسب سے (د) طاقت سے

6۔ وقف کا مطلب کیا ہے؟

(الف) بیچ دینا (ب) اللہ کی خدمت کے لیے مخصوص کر دینا (ج) چھپا دینا (د) خرید لینا

7۔ حضرت مریم کو اللہ کی طرف سے کیا ملتا تھا؟

(الف) دولت (ب) رزق (ج) حکومت (د) فوج

8۔ حیا کا کیا مطلب ہے؟

(الف) بے شرمی (ب) شرم اور پاکیزگی (ج) ڈر (د) غصہ

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ الف 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب

باب ۳: قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ نبی اور رسول تھے جنہیں اللہ نے معجزات عطا فرمائے۔ انہوں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور نیکی و بھلائی کی تعلیم دی۔ ان کی زندگی اللہ کی قدرت اور انبیاء کی عظمت کی گواہی دیتی ہے۔

اہم نکات

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے معجزات عطا فرمائے جو اللہ کی قدرت کی نشانی تھے۔
- انہوں نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی اور شرک سے روکا۔
- حضرت عیسیٰ نے بیماروں کی شفا اور بھلائی کے کاموں سے لوگوں کی خدمت کی۔
- انہوں نے صبر اور حکمت کے ساتھ اپنی قوم کو سمجھایا۔
- کچھ لوگوں نے ان کی دعوت کو مانا اور کچھ نے انکار کیا۔
- اللہ نے اپنے نبی کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **معجزہ:** اللہ کی طرف سے نبی کو عطا کردہ غیر معمولی نشانی • **توحید:** اللہ کو ایک ماننا • **بنی اسرائیل:** حضرت یعقوب کی اولاد کی قوم

خلاصہ: حضرت عیسیٰ کا قصہ سکھاتا ہے کہ انبیاء اللہ کے پیغام پہنچانے والے ہوتے ہیں اور معجزات ان کی سچائی کی نشانی ہوتے ہیں۔ جو لوگ انبیاء کی بات مانتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں اور جو انکار کرتے ہیں وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔

باب ۳: قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس قوم کی طرف بھیجے گئے؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے۔

سوال 2: حضرت عیسیٰ نے اپنی قوم کو کس بات کی دعوت دی؟

جواب: انہوں نے اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور شرک سے روکا۔

سوال 3: معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ کی طرف سے نبی کو عطا کردہ غیر معمولی نشانی کو معجزہ کہتے ہیں، جو نبی کی سچائی کی دلیل ہوتی ہے۔

سوال 4: حضرت عیسیٰ نے لوگوں کی کیا خدمت کی؟

جواب: انہوں نے بیماروں کی شفا اور بھلائی کے کاموں سے لوگوں کی خدمت کی اور نیکی کی تعلیم دی۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے انبیاء کی دعوت کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت عیسیٰ نے اپنی قوم کو صبر اور حکمت سے توحید کی دعوت دی۔ انبیاء کا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے، ہدایت دینا اللہ کے اختیار میں ہے۔ معجزات نبی کی سچائی کی نشانی ہوتے ہیں۔ اس قصے سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو انبیاء کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے اور اللہ کی قدرت پر ایمان رکھنا چاہیے، کیونکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

باب ۳: قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس قوم کی طرف بھیجے گئے؟

(الف) قومِ عاد (ب) بنی اسرائیل (ج) قومِ ثمود (د) قومِ مدین

2۔ حضرت عیسیٰ نے کس بات کی دعوت دی؟

(الف) دولت کی (ب) توحید کی (ج) جنگ کی (د) تجارت کی

3۔ معجزہ کس کی نشانی ہوتا ہے؟

(الف) بادشاہ کی طاقت کی (ب) نبی کی سچائی کی (ج) دولت کی (د) فوج کی

4۔ انبیاء کا بنیادی کام کیا ہے؟

(الف) حکومت کرنا (ب) اللہ کا پیغام پہنچانا (ج) دولت جمع کرنا (د) جنگ کرنا

5۔ حضرت عیسیٰ نے لوگوں کی کیا خدمت کی؟

(الف) بیماروں کی شفا اور بھلائی کے کام (ب) تجارت (ج) حکومت (د) جنگ

6۔ ہدایت دینا کس کے اختیار میں ہے؟

(الف) انسان کے (ب) اللہ کے (ج) بادشاہ کے (د) کسی کے نہیں

7۔ بنی اسرائیل کس نبی کی اولاد کی قوم ہے؟

(الف) حضرت موسیٰ (ب) حضرت یعقوب (ج) حضرت ابراہیم (د) حضرت نوح

8۔ حضرت عیسیٰ کی دعوت کا طریقہ کیسا تھا؟

(الف) زبردستی (ب) صبر اور حکمت (ج) ڈرا کر (د) لالچ دے کر

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ الف 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب

باب ۴: سورۃ مریم

سورۃ مریم مکی سورت ہے جس کا نام حضرت مریم علیہا السلام کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت زکریا، حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ سورت کا مرکزی پیغام اللہ کی قدرت، دعا کی قبولیت اور انبیاء کی عظمت ہے۔

اہم نکات

- اس سورت میں حضرت زکریا کی دعا اور اللہ کی طرف سے اس کی قبولیت کا ذکر ہے۔
- حضرت مریم کی پاکیزگی اور ان کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔
- حضرت عیسیٰ کی ولادت اللہ کی قدرت کی نشانی ہے۔
- سورت میں حضرت ابراہیم اور دوسرے انبیاء کا ذکر بھی آیا ہے۔
- اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔
- شرک کی تردید کی گئی ہے اور توحید کی دعوت دی گئی ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **رحمت:** اللہ کی مہربانی • **بشارت:** خوشخبری • **توحید:** اللہ کو ایک ماننا

خلاصہ: سورۃ مریم اللہ کی قدرت اور رحمت کی سورت ہے۔ حضرت زکریا کی دعا کی قبولیت اور حضرت عیسیٰ کی ولادت بتاتی ہے کہ اللہ کے لیے کوئی کام مشکل نہیں۔ جو شخص اللہ سے سچے دل سے مانگتا ہے اللہ اس کی دعا سنتا ہے۔

باب ۴: سورۃ مریم — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ مریم کا نام کس کے نام پر رکھا گیا ہے؟

جواب: یہ سورت حضرت مریم علیہا السلام کے نام پر رکھی گئی ہے۔

سوال 2: سورۃ مریم میں کن انبیاء کا ذکر آیا ہے؟

جواب: اس سورت میں حضرت زکریا، حضرت مریم، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کا ذکر آیا ہے۔

سوال 3: سورۃ مریم کا مرکزی پیغام کیا ہے؟

جواب: اس سورت کا مرکزی پیغام اللہ کی قدرت، دعا کی قبولیت اور توحید ہے۔

سوال 4: اللہ کی رحمت کے بارے میں اس سورت میں کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔

سوال 5: حضرت زکریا کی دعا کی قبولیت سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: سچے دل سے مانگی گئی دعا اللہ قبول فرماتا ہے، چاہے ظاہری اسباب کتنے ہی کمزور ہوں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ مریم کی روشنی میں دعا کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ مریم میں حضرت زکریا کی دعا کا ذکر ہے جو بڑھاپے میں مانگی گئی اور اللہ نے اسے قبول فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور اللہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ دعا مانگتے وقت انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہیے، بلکہ یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ بہترین وقت پر بہترین جواب دیتا ہے۔ دعا انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہے اور اس کا ایمان مضبوط کرتی ہے۔

سوال 2: سورۃ مریم سے ہمیں اللہ کی قدرت کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: سورۃ مریم میں حضرت عیسیٰ کی ولادت کا ذکر ہے جو اللہ کی قدرت کی بڑی نشانی ہے۔ اللہ جس چیز کا ارادہ کر لیتا ہے وہ ہو جاتی ہے، اس کے لیے کوئی کام مشکل نہیں۔ یہ سورت سکھاتی ہے کہ انسان کو اللہ کی قدرت پر مکمل ایمان رکھنا چاہیے اور اس کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

باب ۴: سورۃ مریم — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ سورۃ مریم کس کے نام پر ہے؟

(الف) حضرت آسیہ (ب) حضرت مریم (ج) حضرت خدیجہ (د) حضرت فاطمہ

2۔ سورۃ مریم کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

3۔ سورۃ مریم میں کس نبی کی دعا کا ذکر ہے؟

(الف) حضرت موسیٰ (ب) حضرت زکریا (ج) حضرت نوح (د) حضرت یوسف

4۔ حضرت مریم کی سب سے بڑی خوبی کیا تھی؟

(الف) دولت (ب) پاکیزگی اور عبادت (ج) حکومت (د) طاقت

5۔ حضرت عیسیٰ کی ولادت کس کی نشانی ہے؟

(الف) انسان کی طاقت کی (ب) اللہ کی قدرت کی (ج) فرشتوں کی (د) قسمت کی

6۔ اللہ کی رحمت کیسی ہے؟

(الف) محدود (ب) بہت وسیع (ج) صرف ایک قوم کے لیے (د) صرف نیکوں کے لیے

7۔ سورۃ مریم کا مرکزی پیغام کیا ہے؟

(الف) تجارت (ب) اللہ کی قدرت اور دعا کی قبولیت (ج) جنگ (د) حکومت

8۔ دعا مانگنے والے کو کیا کرنا چاہیے؟

(الف) مایوس ہو جانا (ب) یقین رکھنا کہ اللہ سنتا ہے (ج) دعا چھوڑ دینا (د) شک کرنا

9۔ شرک کے بارے میں اس سورت میں کیا بتایا گیا ہے؟

(الف) شرک جائز ہے (ب) شرک کی تردید کی گئی ہے (ج) شرک کا ذکر نہیں (د) شرک اچھا ہے

10۔ حضرت ابراہیم کا ذکر کس سورت میں آیا ہے؟

(الف) سورۃ مریم میں (ب) سورۃ یٰس میں (ج) سورۃ الاحقاف میں (د) سورۃ الروم میں

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ الف

باب ۵: سورۃ طٰہٰ

سورۃ طٰہٰ مکی سورت ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے اہم واقعات بیان ہوئے ہیں۔ اس سورت میں حضرت موسیٰ کی دعوت، فرعون کا تکبر اور بنی اسرائیل کی نجات کا ذکر ہے۔ سورت کا نام اس کے شروع میں آنے والے حروف کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔

اہم نکات

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے نبوت عطا فرمائی اور فرعون کی طرف بھیج دیا۔
- حضرت موسیٰ نے فرعون کو نرم لہجے میں اللہ کی طرف بلایا۔
- فرعون نے تکبر کیا اور حضرت موسیٰ کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔
- اللہ نے حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات دی۔
- سورت میں قرآن مجید کو ہدایت اور رحمت کی کتاب قرار دیا گیا ہے۔
- اللہ کی عبادت اور اس کے ذکر کی اہمیت بیان ہوئی ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **طٰہٰ:** سورت کے شروع کے حروف، جن کا مطلب صرف اللہ جانتا ہے • **فرعون:** مصر کا ظالم بادشاہ • **تکبر:** اپنے آپ کو بڑا سمجھنا

خلاصہ: سورۃ طٰہٰ بتاتی ہے کہ حق کی دعوت دینے والے کو صبر اور حکمت سے کام لینا چاہیے۔ فرعون جیسا طاقتور بادشاہ بھی اللہ کے مقابلے میں ناکام ہوا۔ جو لوگ اللہ پر بھروسا کرتے ہیں اللہ انہیں ظلم سے نجات دیتا ہے۔

باب ۵: سورۃ طٰہٰ — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ طٰہٰ کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: سورت کے شروع میں آنے والے حروف طٰہٰ کی وجہ سے اس کا نام سورۃ طٰہٰ رکھا گیا۔

سوال 2: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے کس کی طرف بھیجا؟

جواب: اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تاکہ وہ اسے اللہ کی طرف بلائیں۔

سوال 3: فرعون نے حضرت موسیٰ کی دعوت کا کیا جواب دیا؟

جواب: فرعون نے تکبر کیا اور حضرت موسیٰ کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔

سوال 4: سورۃ طٰہٰ میں قرآن مجید کو کیا قرار دیا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید کو ہدایت اور رحمت کی کتاب قرار دیا گیا ہے۔

سوال 5: اللہ کے ذکر کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: اللہ کا ذکر دل کو سکون دیتا ہے اور انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ طٰہٰ کی روشنی میں حضرت موسیٰ کی دعوت کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: حضرت موسیٰ نے فرعون کو نرم لہجے اور حکمت کے ساتھ دعوت دی، حالانکہ فرعون ظالم بادشاہ تھا۔ اللہ نے انہیں حکم دیا تھا کہ فرعون سے نرمی سے بات کریں، شاید وہ نصیحت قبول کر لے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ دعوت کا طریقہ نرم اور حکمت والا ہونا چاہیے، چاہے سامنے والا کتنا ہی سخت کیوں نہ ہو۔ سختی اور غصے سے دعوت کا مقصد حاصل نہیں ہوتا۔

سوال 2: فرعون کے انجام سے ہمیں کیا عبرت ملتی ہے؟

جواب: فرعون نے اپنی طاقت اور دولت پر تکبر کیا اور اللہ کے نبی کو جھٹلایا، جس کی وجہ سے وہ تباہ ہوا۔ اس سے یہ عبرت ملتی ہے کہ تکبر انسان کو تباہ کر دیتا ہے اور اللہ کے مقابلے میں کوئی طاقت کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ ظلم کرتے ہیں ان کا انجام برا ہوتا ہے، اور جو اللہ پر بھروسا کرتے ہیں اللہ انہیں نجات دیتا ہے۔

باب ۵: سورۃ طٰہٰ — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ سورۃ طٰہٰ میں کس نبی کا ذکر ہے؟

(الف) حضرت عیسیٰ (ب) حضرت موسیٰ (ج) حضرت نوح (د) حضرت یوسف

2۔ فرعون کس ملک کا بادشاہ تھا؟

(الف) شام کا (ب) مصر کا (ج) عراق کا (د) یمن کا

3۔ حضرت موسیٰ نے فرعون کو کس لہجے میں دعوت دی؟

(الف) سخت لہجے میں (ب) نرم لہجے میں (ج) غصے سے (د) خاموشی سے

4۔ فرعون نے دعوت کا کیا جواب دیا؟

(الف) ایمان لے آیا (ب) تکبر کر کے انکار کر دیا (ج) ہجرت کر گیا (د) توبہ کر لی

5۔ قرآن مجید کو اس سورت میں کیا قرار دیا گیا ہے؟

(الف) تاریخ کی کتاب (ب) ہدایت اور رحمت کی کتاب (ج) قانون کی کتاب (د) شاعری کی کتاب

6۔ اللہ کا ذکر دل کو کیا دیتا ہے؟

(الف) پریشانی (ب) سکون (ج) غصہ (د) ڈر

7۔ سورۃ طٰہٰ کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

8۔ تکبر کا انجام کیا ہوتا ہے؟

(الف) کامیابی (ب) تباہی (ج) عزت (د) دولت

9۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو کس سے نجات دی؟

(الف) قحط سے (ب) فرعون کے ظلم سے (ج) بیماری سے (د) جنگ سے

10۔ دعوت کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

(الف) زبردستی (ب) نرمی اور حکمت (ج) ڈرا کر (د) لالچ دے کر

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۶: سورۃ الانبیاء

سورۃ الانبیاء مکی سورت ہے جس میں کئی انبیائے کرام کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ اس سورت میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب، حضرت یونس اور حضرت زکریا علیہم السلام کا ذکر ہے۔ سورت بتاتی ہے کہ تمام انبیاء کی دعوت ایک ہی تھی — توحید۔

اہم نکات

- تمام انبیائے کرام نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی۔
- حضرت ابراہیم نے بتوں کی بے بسی واضح کی اور توحید کی دعوت دی۔
- حضرت ایوب نے بیماری اور مصیبت میں صبر کیا اور اللہ سے دعا مانگی۔
- حضرت یونس نے اپنی قوم کی ہدایت کے لیے کوشش کی۔
- حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کو اللہ نے حکومت اور حکمت عطا فرمائی۔
- قیامت کے دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **انبیاء:** نبی کی جمع، اللہ کے پیغامبر • **صبر:** مصیبت میں ڈٹے رہنا • **حکمت:** دانائی اور درست فیصلہ کرنے کی صلاحیت

خلاصہ: سورۃ الانبیاء بتاتی ہے کہ تمام انبیاء کی دعوت ایک ہی تھی اور ان کی زندگیاں ہمارے لیے نمونہ ہیں۔ صبر، شکر اور توحید ان سب کی زندگیوں کا مشترکہ سبق ہے۔ جو لوگ انبیاء کی راہ پر چلتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

باب ٦: سورۃ الانبیاء — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الانبیاء میں کن انبیاء کا ذکر آیا ہے؟

جواب: اس سورت میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب، حضرت یونس اور حضرت زکریا علیہم السلام کا ذکر آیا ہے۔

سوال 2: تمام انبیاء کی دعوت میں کیا مشترک بات تھی؟

جواب: تمام انبیاء نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور شرک سے روکا۔

سوال 3: حضرت ایوب علیہ السلام نے مصیبت میں کیا کیا؟

جواب: حضرت ایوب نے بیماری اور مصیبت میں صبر کیا اور اللہ سے دعا مانگی۔

سوال 4: حضرت ابراہیم نے بتوں کے بارے میں کیا واضح کیا؟

جواب: حضرت ابراہیم نے واضح کیا کہ بت نہ سن سکتے ہیں، نہ بول سکتے ہیں اور نہ کسی کا بھلا برا کر سکتے ہیں۔

سوال 5: قیامت کے دن کیا ہوگا؟

جواب: قیامت کے دن ہر شخص کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا اور نیکی کا بدلہ ملے گا۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الانبیاء کی روشنی میں تمام انبیاء کی دعوت کی یکسانیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ الانبیاء میں کئی انبیاء کا ذکر ہے اور سب کی دعوت ایک ہی تھی — اللہ کی وحدانیت پر ایمان اور اس کی عبادت۔ حضرت ابراہیم نے بت پرستی کی تردید کی، حضرت موسیٰ نے فرعون کو توحید کی دعوت دی اور حضرت یونس نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا۔ زمانے اور قومیں بدلتی رہیں مگر اللہ کا پیغام ایک ہی رہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین کی بنیاد ہر زمانے میں ایک ہی ہے۔

سوال 2: حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت ایوب نے بیماری اور مصیبت کے طویل دور میں صبر کیا اور اللہ سے شکوہ نہیں کیا۔ انہوں نے اللہ سے دعا مانگی اور اللہ نے ان کی تکلیف دور فرما دی۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ مصیبت میں صبر کرنا اور اللہ سے دعا مانگنا مومن کی پہچان ہے۔ صبر کرنے والوں کو اللہ بہترین بدلہ دیتا ہے اور ان کی آزمائش ختم کر دیتا ہے۔

باب ۶: سورۃ الانبیاء — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ سورۃ الانبیاء میں کس کا ذکر ہے؟
(الف) صرف ایک نبی کا (ب) کئی انبیاء کا (ج) کسی نبی کا نہیں (د) صرف بادشاہوں کا

2۔ تمام انبیاء کی دعوت کیا تھی؟
(الف) دولت کمانا (ب) توحید (ج) حکومت کرنا (د) تجارت کرنا

3۔ حضرت ایوب نے مصیبت میں کیا کیا؟
(الف) شکوہ کیا (ب) صبر کیا اور دعا مانگی (ج) ہجرت کی (د) جنگ کی

4۔ حضرت ابراہیم نے بتوں کے بارے میں کیا کہا؟
(الف) بت طاقتور ہیں (ب) بت بے بس ہیں (ج) بت خدا ہیں (د) بت بولتے ہیں

5۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کو اللہ نے کیا عطا فرمایا؟
(الف) دولت (ب) حکومت اور حکمت (ج) فوج (د) تجارت

6۔ قیامت کے دن ہر شخص کو کیا دینا ہوگا؟
(الف) دولت (ب) اپنے اعمال کا حساب (ج) تحفہ (د) کچھ نہیں

7۔ سورۃ الانبیاء کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

8۔ حضرت یونس نے اپنی قوم کے لیے کیا کوشش کی؟
(الف) جنگ کی (ب) ہدایت کی کوشش کی (ج) تجارت کی (د) ہجرت کی

9۔ صبر کرنے والوں کو اللہ کیا دیتا ہے؟
(الف) سزا (ب) بہترین بدلہ (ج) محرومی (د) کچھ نہیں

10۔ انبیاء کی جمع کیا ہے؟
(الف) نبی (ب) انبیاء (ج) رسول (د) امام

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۷: سورۃ الحج

سورۃ الحج مدنی سورت ہے جس میں حج کے احکام، قربانی اور اللہ کی عبادت کی اہمیت بیان ہوئی ہے۔ اس سورت میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ کے گھر کی تعظیم اور اس کی عبادت مومن کی پہچان ہے۔

اہم نکات

- حج اسلام کا اہم رکن ہے جو استطاعت رکھنے والے ہر مسلمان پر فرض ہے۔
- قربانی حضرت ابراہیم کی سنت ہے اور اللہ کی رضا کے لیے کی جاتی ہے۔
- قیامت کے دن کی ہولناکی کا ذکر کر کے انسان کو آخرت کی تیاری کی تلقین کی گئی ہے۔
- اللہ کے گھر کی تعظیم کرنا اور اس کی عبادت کرنا مومن کی پہچان ہے۔
- جو لوگ اللہ کی راہ میں جدوجہد کرتے ہیں اللہ ان کی مدد فرماتا ہے۔
- نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا اور نیکی کا حکم دینا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **حج**: بیت اللہ کا سفر اور عبادت • **قربانی**: اللہ کی رضا کے لیے جانور ذبح کرنا • **استطاعت**: طاقت اور وسائل ہونا

خلاصہ: سورۃ الحج عبادت اور آخرت کی تیاری کی سورت ہے۔ حج اور قربانی اللہ کی رضا کے لیے ہیں اور ان کا مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے۔ جو شخص آخرت کو یاد رکھتا ہے وہ دنیا میں نیک اعمال کرتا ہے۔

باب ۷: سورۃ الحج – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: حج کس پر فرض ہے؟

جواب: حج استطاعت رکھنے والے ہر مسلمان پر فرض ہے۔

سوال 2: قربانی کس نبی کی سنت ہے؟

جواب: قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

سوال 3: قربانی کا مقصد کیا ہے؟

جواب: قربانی کا مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا اور تقویٰ اختیار کرنا ہے۔

سوال 4: قیامت کے ذکر سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: قیامت کا ذکر انسان کو آخرت کی تیاری اور نیک اعمال کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

سوال 5: مسلمانوں کی اہم ذمہ داریاں کیا ہیں؟

جواب: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا مسلمانوں کی ذمہ داریاں ہیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الحج کی روشنی میں حج اور قربانی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: حج اسلام کا اہم رکن ہے جو مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کر کے اتحاد اور برابری کا درس دیتا ہے۔ قربانی حضرت ابراہیم کی سنت ہے جس میں اللہ کی رضا کے لیے جانور ذبح کیا جاتا ہے۔ قربانی میں اصل چیز جانور کا گوشت یا خون نہیں بلکہ اللہ کے سامنے بندے کا تقویٰ اور اخلاص ہے۔ یہ عبادات انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہیں اور اس کے دل میں اللہ کی محبت پیدا کرتی ہیں۔

سوال 2: قیامت کی یاد سے انسان کی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: قیامت کی یاد انسان کو ذمہ دار بناتی ہے۔ جو شخص جانتا ہے کہ اسے ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے، وہ برائی سے بچتا ہے اور نیکی کرتا ہے۔ قیامت کا ذکر انسان کو دنیا کی عارضی لذتوں کے دھوکے سے بچاتا ہے اور آخرت کی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں قیامت کا ذکر بار بار آیا ہے۔

باب ۷: سورۃ الحج — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ سورۃ الحج کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مکی دور کی (ب) مدنی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

2۔ حج کس پر فرض ہے؟

(الف) ہر انسان پر (ب) استطاعت رکھنے والے مسلمان پر (ج) صرف علماء پر (د) صرف بادشاہ پر

3۔ قربانی کس نبی کی سنت ہے؟

(الف) حضرت موسیٰ (ب) حضرت ابراہیم (ج) حضرت نوح (د) حضرت یوسف

4۔ قربانی میں اصل چیز کیا ہے؟

(الف) گوشت (ب) تقویٰ اور اخلاص (ج) خون (د) قیمت

5۔ حج کا سب سے بڑا سبق کیا ہے؟

(الف) دولت (ب) اتحاد اور برابری (ج) تجارت (د) سفر

6۔ قیامت کا ذکر انسان کو کس طرف متوجہ کرتا ہے؟

(الف) دنیا کی لذتوں کی طرف (ب) آخرت کی تیاری کی طرف (ج) غفلت کی طرف (د) ڈر کی طرف

7۔ نماز قائم کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟

(الف) صرف امام کی (ب) ہر مسلمان کی (ج) صرف بچوں کی (د) کسی کی نہیں

8۔ اللہ کے گھر کی تعظیم کرنا کس کی پہچان ہے؟

(الف) کافر کی (ب) مومن کی (ج) منافق کی (د) کسی کی نہیں

9۔ سورۃ الحج کا نام کس عبادت کی وجہ سے ہے؟

(الف) نماز کی (ب) حج کی (ج) روزے کی (د) زکوٰۃ کی

10۔ اللہ کی راہ میں جدوجہد کرنے والوں کی اللہ کیا کرتا ہے؟

(الف) انہیں چھوڑ دیتا ہے (ب) ان کی مدد فرماتا ہے (ج) انہیں سزا دیتا ہے (د) انہیں بھول جاتا ہے

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۸: سورۃ الفرقان

سورۃ الفرقان مکی سورت ہے جس کا نام قرآن مجید کے وصف فرقان کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ فرقان کا مطلب ہے حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب۔ اس سورت میں قرآن کی عظمت، اللہ کی قدرت اور نیک بندوں کی صفات بیان ہوئی ہیں۔

اہم نکات

- قرآن مجید فرقان ہے، یعنی حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے قرآن کو اپنے بندے پر اس لیے نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے خبردار کرنے والا ہو۔
- سورت میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں — آسمان، چاند، سورج اور رات دن کا نظام — بیان ہوئی ہیں۔
- اللہ کے نیک بندوں کی صفات بیان ہوئی ہیں: وہ عاجزی سے چلتے ہیں، راتوں کو عبادت کرتے ہیں اور میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔
- شرک کی تردید کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔
- توبہ کرنے والوں کے لیے اللہ کی رحمت اور مغفرت کا وعدہ ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **فرقان:** حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب • **عاجزی:** نرمی اور انکساری • **میانہ روی:** خرچ اور زندگی میں اعتدال

خلاصہ: سورۃ الفرقان قرآن کی عظمت اور نیک بندوں کی صفات بیان کرتی ہے۔ قرآن حق اور باطل میں فرق کرتا ہے اور جو شخص اس پر عمل کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ اللہ کے نیک بندے عاجز، عبادت گزار اور میانہ رو ہوتے ہیں۔

باب ۸: سورۃ الفرقان – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: فرقان کا مطلب کیا ہے؟

جواب: فرقان کا مطلب ہے حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب، جو قرآن مجید کا وصف ہے۔

سوال 2: سورۃ الفرقان کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں قرآن مجید کو فرقان کہا گیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ الفرقان رکھا گیا۔

سوال 3: اللہ کے نیک بندوں کی تین صفات بتائیں۔

جواب: اللہ کے نیک بندے عاجزی سے چلتے ہیں، راتوں کو اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور خرچ میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔

سوال 4: قرآن مجید کس لیے نازل فرمایا گیا؟

جواب: قرآن مجید اس لیے نازل فرمایا گیا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے خبردار کرنے والا ہو اور حق و باطل میں فرق کرے۔

سوال 5: توبہ کرنے والوں کے لیے کیا وعدہ ہے؟

جواب: توبہ کرنے والوں کے لیے اللہ کی رحمت اور مغفرت کا وعدہ ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الفرقان کی روشنی میں اللہ کے نیک بندوں کی صفات بیان کریں۔

جواب: سورۃ الفرقان میں اللہ کے نیک بندوں کی صفات بیان ہوئی ہیں۔ وہ زمین پر عاجزی اور انکساری سے چلتے ہیں، جاہلوں سے الجھتے نہیں بلکہ سلام کر کے گزر جاتے ہیں، راتوں کو اللہ کی عبادت میں گزارتے ہیں، خرچ میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں، نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی۔ وہ شرک سے بچتے ہیں، ناحق کسی کی جان نہیں لیتے اور برے کاموں سے دور رہتے ہیں۔ یہ صفات ہر مسلمان کے لیے نمونہ ہیں۔

سوال 2: قرآن مجید کو فرقان کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید کو فرقان اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ حق اور باطل میں فرق کرتا ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے، حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے، نیکی کیا ہے اور برائی کیا ہے۔ جو شخص قرآن کی روشنی میں فیصلے کرتا ہے وہ کبھی گمراہ نہیں ہوتا۔ اسی لیے قرآن کو ہدایت کی کتاب کہا گیا ہے اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

باب ۸: سورۃ الفرقان — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ فرقان کا مطلب کیا ہے؟

(الف) خاموشی (ب) حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب (ج) تاریخ (د) شاعری

2۔ سورۃ الفرقان کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

3۔ قرآن مجید کس لیے نازل ہوا؟

(الف) صرف ایک قوم کے لیے (ب) تمام جہانوں کے لیے خبردار کرنے والا (ج) صرف بادشاہوں کے لیے (د) صرف علماء کے لیے

4۔ اللہ کے نیک بندے کیسے چلتے ہیں؟

(الف) تکبر سے (ب) عاجزی سے (ج) غصے سے (د) جلدی سے

5۔ میانہ روی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) فضول خرچی (ب) کنجوسی (ج) خرچ میں اعتدال (د) خرچ نہ کرنا

6۔ اللہ کے نیک بندے راتوں کو کیا کرتے ہیں؟

(الف) سوتے ہیں (ب) اللہ کی عبادت کرتے ہیں (ج) کھیلتے ہیں (د) سفر کرتے ہیں

7۔ توبہ کرنے والوں کے لیے کیا ہے؟

(الف) سزا (ب) اللہ کی رحمت اور مغفرت (ج) محرومی (د) کچھ نہیں

8۔ آسمان اور چاند کس کی نشانیاں ہیں؟

(الف) انسان کی طاقت کی (ب) اللہ کی قدرت کی (ج) فرشتوں کی (د) قسمت کی

9۔ شرک کے بارے میں اس سورت میں کیا بتایا گیا ہے؟

(الف) شرک جائز ہے (ب) شرک کی تردید کی گئی ہے (ج) شرک کا ذکر نہیں (د) شرک اچھا ہے

10۔ قرآن پر عمل کرنے والا کیسا ہوتا ہے؟

(الف) گمراہ (ب) کامیاب (ج) ناکام (د) پریشان

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ج 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۹: قصہ حضرت لوط علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام اللہ کے نبی تھے جنہیں ایک ایسی قوم کی طرف بھیجا گیا جو برے اخلاق اور گندے اعمال میں مبتلا تھی۔ حضرت لوط نے اپنی قوم کو صبر اور حکمت سے سمجھایا مگر قوم نے ان کی بات نہ مانی۔ یہ قصہ برے اعمال کے برے انجام اور نیکی کی دعوت کی اہمیت سکھاتا ہے۔

اہم نکات

- حضرت لوط علیہ السلام کو اللہ نے ایک برے اخلاق والی قوم کی طرف بھیجا۔
- ان کی قوم گندے اور برے اعمال میں مبتلا تھی اور اللہ کی حدود توڑ رہی تھی۔
- حضرت لوط نے اپنی قوم کو صبر سے سمجھایا اور برائی سے روکا۔
- قوم نے حضرت لوط کی نصیحت کو ماننے سے انکار کر دیا۔
- جو لوگ حضرت لوط پر ایمان لائے وہ بچ گئے اور نافرمان قوم تباہ ہو گئی۔
- یہ قصہ سکھاتا ہے کہ برے اعمال کا انجام تباہی ہوتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **برے اخلاق**: گندے اور ناپسندیدہ عادات • **نصیحت**: بھلائی کی تلقین • **تباہی**: بربادی اور ہلاکت

خلاصہ: حضرت لوط کا قصہ سکھاتا ہے کہ جو قوم برے اعمال اختیار کرتی ہے اور نبی کی نصیحت نہیں مانتی وہ تباہ ہو جاتی ہے۔ مومن کو چاہیے کہ وہ برائی سے بچے اور دوسروں کو بھی برائی سے روکے۔

باب ۹: قصہ حضرت لوط علیہ السلام — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: حضرت لوط علیہ السلام کس قوم کی طرف بھیجے گئے؟

جواب: حضرت لوط علیہ السلام ایک برے اخلاق والی قوم کی طرف بھیجے گئے تھے۔

سوال 2: حضرت لوط کی قوم کس چیز میں مبتلا تھی؟

جواب: ان کی قوم گندے اور برے اعمال میں مبتلا تھی اور اللہ کی حدود توڑ رہی تھی۔

سوال 3: حضرت لوط نے اپنی قوم کو کس طرح سمجھایا؟

جواب: حضرت لوط نے اپنی قوم کو صبر اور حکمت سے سمجھایا اور برائی سے روکا۔

سوال 4: قوم نے حضرت لوط کی نصیحت کا کیا جواب دیا؟

جواب: قوم نے حضرت لوط کی نصیحت کو ماننے سے انکار کر دیا۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: قصہ حضرت لوط علیہ السلام سے برائی سے روکنے کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت لوط نے اپنی قوم کو برے اعمال سے روکا، حالانکہ قوم نے ان کی بات نہ مانی۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ برائی کو دیکھ کر خاموش نہ رہے بلکہ حکمت سے اس سے روکے۔ اگر قوم برائی پر قائم رہے تو اس کا انجام تباہی ہوتا ہے، اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اللہ انہیں بچا لیتا ہے۔ یہ قصہ ہمیں پاکیزہ اخلاق اختیار کرنے اور برے اعمال سے دور رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

باب ۹: قصہ حضرت لوط علیہ السلام — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ حضرت لوط علیہ السلام کس قوم کی طرف بھیجے گئے؟

(الف) قومِ عاد (ب) برے اخلاق والی قوم (ج) قومِ ثمود (د) بنی اسرائیل

2۔ حضرت لوط کی قوم کس میں مبتلا تھی؟

(الف) تجارت میں (ب) برے اعمال میں (ج) عبادت میں (د) علم میں

3۔ حضرت لوط نے قوم کو کس طرح سمجھایا؟

(الف) زبردستی سے (ب) صبر اور حکمت سے (ج) ڈرا کر (د) لالچ دے کر

4۔ قوم نے نصیحت کا کیا جواب دیا؟

(الف) مان لی (ب) انکار کر دیا (ج) ہجرت کر گئی (د) توبہ کر لی

5۔ ایمان لانے والے لوگوں کا کیا ہوا؟

(الف) تباہ ہو گئے (ب) بچ گئے (ج) بیمار ہو گئے (د) غائب ہو گئے

6۔ برے اعمال کا انجام کیا ہوتا ہے؟

(الف) کامیابی (ب) تباہی (ج) عزت (د) دولت

7۔ مومن کی ذمہ داری کیا ہے؟

(الف) خاموش رہنا (ب) برائی سے روکنا (ج) برائی کرنا (د) کچھ نہ کرنا

8۔ پاکیزہ اخلاق اختیار کرنے سے کیا ملتا ہے؟

(الف) تباہی (ب) اللہ کی رضا (ج) رسوائی (د) نقصان

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب

باب ۱۰: سورۃ الشعراء

سورۃ الشعراء مکی سورت ہے جس میں کئی انبیاء اور ان کی قوموں کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ اس سورت میں حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت ھود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب علیہم السلام کا ذکر ہے۔ سورت بتاتی ہے کہ شعراء کی باتیں اور قرآن کی ہدایت میں فرق ہے۔

اہم نکات

- سورۃ الشعراء میں سات انبیاء اور ان کی قوموں کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔
- حضرت موسیٰ نے فرعون کو توحید کی دعوت دی اور اللہ نے بنی اسرائیل کو نجات دی۔
- حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو بت پرستی سے روکا اور ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی۔
- حضرت نوح، حضرت ھود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب نے بھی اپنی قوموں کو اللہ کی طرف بلایا۔
- جن قوموں نے انبیاء کو جھٹلایا وہ تباہ ہو گئیں۔
- قرآن مجید اللہ کی طرف سے نازل کردہ سچی کتاب ہے، شاعری نہیں۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **شعراء:** شاعروں کی جمع • **دعوت:** اللہ کی طرف بلانا • **نجات:** مصیبت سے بچاؤ

خلاصہ: سورۃ الشعراء میں انبیاء کے واقعات سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کا پیغام ہر زمانے میں ایک ہی رہا ہے۔ جو قومیں انبیاء کی بات مانتی ہیں وہ بچ جاتی ہیں اور جو جھٹلاتی ہیں وہ تباہ ہو جاتی ہیں۔ قرآن شاعری نہیں بلکہ اللہ کی ہدایت ہے۔

باب ۱۰: سورۃ الشعراء — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الشعراء میں کن انبیاء کا ذکر آیا ہے؟

جواب: اس سورت میں حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت ھود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب علیہم السلام کا ذکر آیا ہے۔

سوال 2: حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو کس بات سے روکا؟

جواب: حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو بت پرستی سے روکا اور ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی۔

سوال 3: انبیاء کو جھٹلانے والی قوموں کا انجام کیا ہوا؟

جواب: جن قوموں نے انبیاء کو جھٹلایا وہ تباہ ہو گئیں۔

سوال 4: قرآن مجید شاعری ہے یا ہدایت کی کتاب؟

جواب: قرآن مجید شاعری نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہدایت کی کتاب ہے۔

سوال 5: حضرت موسیٰ کی دعوت سے بنی اسرائیل کو کیا ملا؟

جواب: اللہ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات عطا فرمائی۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الشعراء میں بیان کردہ انبیاء کے واقعات سے کیا مشترک سبق ملتا ہے؟

جواب: سورۃ الشعراء میں سات انبیاء کے واقعات بیان ہوئے ہیں اور سب کا پیغام ایک ہی تھا — توحید اور نیک اعمال۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو صبر اور حکمت سے سمجھایا۔ جن قوموں نے نبی کی بات مانی وہ بچ گئیں اور جنہوں نے جھٹلایا وہ تباہ ہو گئیں۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کا قانون سب کے لیے ایک ہے اور انبیاء کی راہ پر چلنا ہی کامیابی کا راستہ ہے۔

سوال 2: قرآن اور شاعری میں کیا فرق ہے؟

جواب: سورۃ الشعراء میں واضح کیا گیا ہے کہ قرآن شاعری نہیں ہے۔ شاعر خیالی باتیں کرتے ہیں اور ان کی باتوں میں تضاد ہوتا ہے، جبکہ قرآن اللہ کا کلام ہے جس میں سچائی، ہدایت اور حکمت ہے۔ قرآن انسان کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے سے دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی ملتی ہے۔

باب ۱۰: سورۃ الشعراء — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ سورۃ الشعراء میں کتنے انبیاء کا ذکر ہے؟

(الف) تین (ب) سات (ج) دو (د) دس

2۔ حضرت موسیٰ نے کس کو دعوت دی؟

(الف) قومِ عاد کو (ب) فرعون کو (ج) قومِ ثمود کو (د) بنی اسرائیل کو

3۔ حضرت ابراہیم نے کس سے روکا؟

(الف) نماز سے (ب) بت پرستی سے (ج) روزے سے (د) تجارت سے

4۔ انبیاء کو جھٹلانے والی قوموں کا انجام کیا ہوا؟

(الف) کامیابی (ب) تباہی (ج) دولت (د) عزت

5۔ قرآن مجید کیا ہے؟

(الف) شاعری (ب) اللہ کی ہدایت کی کتاب (ج) تاریخ (د) قصہ

6۔ سورۃ الشعراء کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

7۔ حضرت نوح نے اپنی قوم کو کس طرف بلایا؟

(الف) دولت کی طرف (ب) اللہ کی طرف (ج) جنگ کی طرف (د) تجارت کی طرف

8۔ حضرت شعیب کس قوم کی طرف بھیجے گئے؟

(الف) قومِ عاد (ب) قومِ مدین (ج) قومِ ثمود (د) قومِ نوح

9۔ اللہ کا پیغام ہر زمانے میں کیسا رہا؟

(الف) بدلتا رہا (ب) ایک ہی رہا (ج) ختم ہو گیا (د) چھپا رہا

10۔ شعراء کی باتوں میں کیا ہوتا ہے؟

(الف) سچائی (ب) خیالی باتیں اور تضاد (ج) ہدایت (د) حکمت

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۱۱: قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ کے نبی اور بادشاہ تھے جنہیں اللہ نے بڑی حکومت اور حکمت عطا فرمائی۔ اللہ نے ان کے لیے ہوا اور جنات کو مسخر کر دیا تھا۔ حضرت سلیمان کی زندگی شکر، حکمت اور عدل کی بہترین مثال ہے۔

اہم نکات

- حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے حکومت اور حکمت عطا فرمائی۔
- اللہ نے ان کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا تھا اور وہ لمبے سفر مختصر وقت میں کرتے تھے۔
- حضرت سلیمان جانوروں کی بولیاں سمجھتے تھے، جو اللہ کی خاص نعمت تھی۔
- انہوں نے اپنی حکومت میں عدل کیا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔
- حضرت سلیمان نے اپنی نعمتوں پر تکبر نہیں کیا بلکہ اللہ کا شکر ادا کیا۔
- ان کی زندگی سکھاتی ہے کہ حکومت اور دولت اللہ کی امانت ہیں۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **حکمت**: دانائی • **مسخر**: تابع اور قابو میں کیا ہوا • **عدل**: انصاف کرنا

خلاصہ: حضرت سلیمان کا قصہ سکھاتا ہے کہ حکومت، دولت اور طاقت اللہ کی نعمتیں ہیں اور ان پر شکر ادا کرنا چاہیے۔ جو شخص نعمتوں پر تکبر کرتا ہے وہ نقصان اٹھاتا ہے اور جو شکر کرتا ہے اللہ اس کی نعمتیں بڑھاتا ہے۔

باب ۱۱: قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے کیا عطا فرمایا؟

جواب: اللہ نے حضرت سلیمان کو حکومت اور حکمت عطا فرمائی۔

سوال 2: حضرت سلیمان جانوروں کے بارے میں کیا جانتے تھے؟

جواب: حضرت سلیمان جانوروں کی بولیاں سمجھتے تھے، جو اللہ کی خاص نعمت تھی۔

سوال 3: حضرت سلیمان نے اپنی حکومت میں کیا کیا؟

جواب: حضرت سلیمان نے اپنی حکومت میں عدل کیا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

سوال 4: نعمتوں پر تکبر کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے؟

جواب: نعمتوں پر تکبر کرنے والا نقصان اٹھاتا ہے، جبکہ شکر کرنے والے کی نعمتیں بڑھتی ہیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے شکر اور عدل کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت سلیمان کو اللہ نے بڑی حکومت، حکمت اور نعمتیں عطا فرمائیں، مگر انہوں نے ان پر تکبر نہیں کیا بلکہ اللہ کا شکر ادا کیا۔ انہوں نے اپنی حکومت میں عدل کیا اور لوگوں کے حقوق کا خیال رکھا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ حکومت اور دولت اللہ کی امانت ہیں، ان کا درست استعمال کرنا چاہیے اور ان پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ جو شخص شکر کرتا ہے اللہ اس کی نعمتیں بڑھاتا ہے۔

باب ۱۱: قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام – معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ حضرت سلیمان کو اللہ نے کیا عطا فرمایا؟

(الف) صرف دولت (ب) حکومت اور حکمت (ج) صرف فوج (د) صرف تجارت

2۔ حضرت سلیمان کس چیز کی بولیاں سمجھتے تھے؟

(الف) انسانوں کی (ب) جانوروں کی (ج) فرشتوں کی (د) جنات کی

3۔ حضرت سلیمان نے حکومت میں کیا کیا؟

(الف) ظلم کیا (ب) عدل کیا (ج) تکبر کیا (د) کچھ نہیں کیا

4۔ نعمتوں پر شکر کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

(الف) نعمتیں کم ہوتی ہیں (ب) نعمتیں بڑھتی ہیں (ج) کچھ نہیں ہوتا (د) سزا ملتی ہے

5۔ حکومت اور دولت کس کی امانت ہیں؟

(الف) بادشاہ کی (ب) اللہ کی (ج) عوام کی (د) کسی کی نہیں

6۔ عدل کا مطلب کیا ہے؟

(الف) ظلم کرنا (ب) انصاف کرنا (ج) تکبر کرنا (د) خاموش رہنا

7۔ حضرت سلیمان نے نعمتوں پر کیا کیا؟

(الف) تکبر کیا (ب) اللہ کا شکر ادا کیا (ج) چھپا لیا (د) ضائع کر دیا

8۔ حکمت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) طاقت (ب) دانائی (ج) دولت (د) غصہ

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب

باب ۱۲: سورۃ النمل

سورۃ النمل مکی سورت ہے جس کا نام چیونٹی کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ، چیونٹی کی سمجھداری اور ملکہ سبا کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ سورت بتاتی ہے کہ اللہ کی قدرت ہر چیز پر محیط ہے۔

اہم نکات

- سورۃ النمل میں چیونٹی کا ذکر ہے جو اپنی قوم کو خطرے سے خبردار کرتی ہے۔
- حضرت سلیمان نے چیونٹی کی بات سن کر اللہ کا شکر ادا کیا۔
- ملکہ سبا نے حضرت سلیمان کی دعوت کو قبول کیا اور ایمان لے آئی۔
- سورت میں حضرت موسیٰ اور حضرت صالح کے واقعات کا بھی ذکر ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے اور اس کی قدرت ہر چیز پر محیط ہے۔
- عقل اور سمجھداری سے کام لینا مومن کی پہچان ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **نمل:** چیونٹی • **سبا:** یمن کا ایک قدیم ملک • **سمجھداری:** عقل سے کام لینا

خلاصہ: سورۃ النمل بتاتی ہے کہ اللہ کی قدرت ہر چیز پر ہے اور چھوٹی سی مخلوق بھی اللہ کی نشانی ہے۔ چیونٹی کی سمجھداری اور ملکہ سبا کا ایمان لانا سکھاتا ہے کہ عقل سے کام لینے والا حق کو پہچان لیتا ہے۔

باب ۱۲: سورۃ النمل – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ النمل کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں چیونٹی (نمل) کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ النمل رکھا گیا۔

سوال 2: چیونٹی نے اپنی قوم کو کس بات سے خبردار کیا؟

جواب: چیونٹی نے اپنی قوم کو خطرے سے خبردار کیا تاکہ وہ محفوظ رہیں۔

سوال 3: ملکہ سبا نے کیا کیا؟

جواب: ملکہ سبا نے حضرت سلیمان کی دعوت کو قبول کیا اور ایمان لے آئی۔

سوال 4: حضرت سلیمان نے چیونٹی کی بات سن کر کیا کیا؟

جواب: حضرت سلیمان نے چیونٹی کی بات سن کر مسکرائے اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

سوال 5: عقل سے کام لینے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: عقل سے کام لینے والا حق کو پہچان لیتا ہے اور درست فیصلے کرتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ النمل میں چیونٹی کے واقعے سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: سورۃ النمل میں چیونٹی کا واقعہ بیان ہوا ہے جو اپنی قوم کو خطرے سے خبردار کرتی ہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ چھوٹی سی مخلوق بھی اپنی ذمہ داری سمجھتی ہے اور دوسروں کی بھلائی کی فکر کرتی ہے۔ حضرت سلیمان نے چیونٹی کی بات سن کر اللہ کا شکر ادا کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی ہر مخلوق میں حکمت ہے اور انسان کو اللہ کی نشانیوں پر غور کرنا چاہیے۔

سوال 2: ملکہ سبا کے ایمان لانے سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: ملکہ سبا ایک بڑی سلطنت کی حکمران تھیں، مگر جب انہوں نے حق کو پہچانا تو انہوں نے تکبر نہیں کیا بلکہ ایمان لے آئیں۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ سچا لیڈر وہ ہوتا ہے جو حق کو قبول کرے، چاہے اس کی حیثیت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔ تکبر انسان کو حق سے دور کرتا ہے اور عاجزی انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہے۔

باب ۱۲: سورۃ النمل — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ نمل کے معنی کیا ہیں؟

(الف) شہد کی مکھی (ب) چیونٹی (ج) تتلی (د) پرندہ

2۔ سورۃ النمل میں کس نبی کا واقعہ ہے؟

(الف) حضرت موسیٰ (ب) حضرت سلیمان (ج) حضرت نوح (د) حضرت یوسف

3۔ چیونٹی نے اپنی قوم کو کس سے خبردار کیا؟

(الف) بارش سے (ب) خطرے سے (ج) بھوک سے (د) سردی سے

4۔ ملکہ سبا کہاں کی حکمران تھیں؟

(الف) مصر کی (ب) یمن کی (ج) شام کی (د) عراق کی

5۔ ملکہ سبا نے کیا کیا؟

(الف) جنگ کی (ب) ایمان لے آئیں (ج) ہجرت کی (د) انکار کر دیا

6۔ سورۃ النمل کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

7۔ حضرت سلیمان نے چیونٹی کی بات سن کر کیا کیا؟

(الف) غصہ کیا (ب) اللہ کا شکر ادا کیا (ج) ناراض ہوئے (د) کچھ نہیں کیا

8۔ عقل سے کام لینے والا کیا کرتا ہے؟

(الف) حق سے دور ہوتا ہے (ب) حق کو پہچان لیتا ہے (ج) تکبر کرتا ہے (د) غفلت کرتا ہے

9۔ اللہ کی قدرت کیسی ہے؟

(الف) محدود (ب) ہر چیز پر محیط (ج) صرف ایک جگہ (د) کمزور

10۔ چیونٹی کا واقعہ کس بات کی نشانی ہے؟

(الف) انسان کی طاقت کی (ب) اللہ کی حکمت کی (ج) قسمت کی (د) موسم کی

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۱۳: سورۃ القصص

سورۃ القصص مکی سورت ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کی مکمل کہانی بیان ہوئی ہے — ان کی ولادت، فرعون کے دربار میں پرورش، مدین کی طرف ہجرت اور نبوت کا واقعہ۔ سورت بتاتی ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

اہم نکات

- حضرت موسیٰ کی ولادت کے وقت فرعون بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کر رہا تھا۔
- اللہ نے حضرت موسیٰ کی حفاظت فرمائی اور وہ فرعون کے دربار میں پلے بڑھے۔
- حضرت موسیٰ نے مدین کی طرف ہجرت کی اور وہاں نیک زندگی گزاری۔
- اللہ نے حضرت موسیٰ کو نبوت عطا فرمائی اور فرعون کی طرف بھیجا۔
- فرعون نے تکبر کیا اور اپنے انجام کو پہنچا۔
- سورت میں قارون کا واقعہ بھی ہے جس نے دولت پر تکبر کیا اور تباہ ہوا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **قصص:** قصوں کی جمع، کہانیاں • **ہجرت:** اللہ کی رضا کے لیے وطن چھوڑنا • **قارون:** دولت پر تکبر کرنے والا شخص

خلاصہ: سورۃ القصص حضرت موسیٰ کی زندگی کی کہانی ہے جو بتاتی ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کی ہر حال میں حفاظت کرتا ہے۔ فرعون کی طاقت اور قارون کی دولت دونوں اللہ کے مقابلے میں ناکام ہوئے۔

باب ۱۳: سورۃ القصص – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ القصص میں کس نبی کی کہانی بیان ہوئی ہے؟

جواب: سورۃ القصص میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کی مکمل کہانی بیان ہوئی ہے۔

سوال 2: حضرت موسیٰ کی ولادت کے وقت فرعون کیا کر رہا تھا؟

جواب: فرعون بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کر رہا تھا۔

سوال 3: حضرت موسیٰ مدین کیوں گئے؟

جواب: حضرت موسیٰ نے مدین کی طرف ہجرت کی اور وہاں نیک زندگی گزاری۔

سوال 4: قارون کا انجام کیا ہوا؟

جواب: قارون نے دولت پر تکبر کیا اور وہ اپنے مال سمیت تباہ ہو گیا۔

سوال 5: اللہ اپنے نیک بندوں کی کیا کرتا ہے؟

جواب: اللہ اپنے نیک بندوں کی ہر حال میں حفاظت فرماتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ القصص کی روشنی میں حضرت موسیٰ کی زندگی سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت موسیٰ کی زندگی بتاتی ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ وہ فرعون کے دربار میں پلے بڑھے مگر فرعون ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ انہوں نے مدین میں نیک زندگی گزاری اور اللہ نے انہیں نبوت عطا فرمائی۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو اللہ پر بھروسا رکھنا چاہیے، کیونکہ اللہ کی مدد ہر حال میں اپنے بندوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

سوال 2: قارون کے واقعے سے دولت کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: قارون کے پاس بہت دولت تھی مگر اس نے دولت پر تکبر کیا اور لوگوں کو حقیر سمجھا۔ اس کی دولت اسے اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکی اور وہ اپنے مال سمیت تباہ ہو گیا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ دولت اللہ کی نعمت ہے، اس پر تکبر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے اور اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

باب ۱۳: سورۃ القصص – معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ سورۃ القصص میں کس نبی کی کہانی ہے؟

(الف) حضرت عیسیٰ (ب) حضرت موسیٰ (ج) حضرت نوح (د) حضرت یوسف

2۔ قصص کا مطلب کیا ہے؟

(الف) شاعری (ب) کہانیاں (ج) قانون (د) تاریخ

3۔ حضرت موسیٰ کہاں پلے بڑھے؟

(الف) مدین میں (ب) فرعون کے دربار میں (ج) مکہ میں (د) شام میں

4۔ حضرت موسیٰ نے کس طرف ہجرت کی؟

(الف) مصر کی طرف (ب) مدین کی طرف (ج) شام کی طرف (د) یمن کی طرف

5۔ قارون نے کس چیز پر تکبر کیا؟

(الف) طاقت پر (ب) دولت پر (ج) علم پر (د) حکومت پر

6۔ قارون کا انجام کیا ہوا؟

(الف) کامیاب ہوا (ب) تباہ ہو گیا (ج) بادشاہ بن گیا (د) ہجرت کر گیا

7۔ فرعون کا انجام کیا ہوا؟

(الف) کامیاب ہوا (ب) تباہ ہوا (ج) بادشاہ رہا (د) توبہ کر لی

8۔ سورۃ القصص کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

9۔ اللہ اپنے نیک بندوں کی کیا کرتا ہے؟

(الف) انہیں چھوڑ دیتا ہے (ب) ان کی حفاظت فرماتا ہے (ج) انہیں سزا دیتا ہے (د) انہیں بھول جاتا ہے

10۔ دولت کا درست استعمال کیا ہے؟

(الف) تکبر کرنا (ب) اللہ کی راہ میں خرچ کرنا (ج) چھپا کر رکھنا (د) ضائع کرنا

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۱۴: سورۃ العنکبوت

سورۃ العنکبوت مکی سورت ہے جس کا نام مکڑی کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو آزمایا جاتا ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں پر بھروسا کرتے ہیں ان کی مثال مکڑی کے جالے جیسی ہے جو بہت کمزور ہوتا ہے۔

اہم نکات

- ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے۔
- اللہ کے سوا دوسروں پر بھروسا کرنے کی مثال مکڑی کے جالے جیسی ہے جو بہت کمزور ہوتا ہے۔
- سورت میں حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت لوط اور حضرت شعیب کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔
- نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔
- اللہ کی راہ میں جدوجہد کرنے والوں کو اللہ سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔
- صبر کرنے والے مومنوں کے لیے اللہ کی مدد اور کامیابی کا وعدہ ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **عنکبوت**: مکڑی • **آزمائش**: امتحان اور مشکل حالات • **جدوجہد**: اللہ کی راہ میں کوشش کرنا

خلاصہ: سورۃ العنکبوت سکھاتی ہے کہ ایمان آزمائش سے ثابت ہوتا ہے اور اللہ کے سوا ہر سہارا کمزور ہے۔ نماز انسان کو برائی سے روکتی ہے اور اللہ کی راہ میں کوشش کرنے والوں کو اللہ ہدایت دیتا ہے۔

باب ۱۴: سورۃ العنکبوت — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ العنکبوت کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں مکڑی (عنکبوت) کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ العنکبوت رکھا گیا۔

سوال 2: مکڑی کے جالے کی مثال کس کے لیے دی گئی ہے؟

جواب: اللہ کے سوا دوسروں پر بھروسا کرنے والوں کی مثال مکڑی کے جالے جیسی ہے جو بہت کمزور ہوتا ہے۔

سوال 3: ایمان والوں کو کس چیز سے گزرنا پڑتا ہے؟

جواب: ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے۔

سوال 4: نماز کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔

سوال 5: اللہ کی راہ میں جدوجہد کرنے والوں کو اللہ کیا دیتا ہے؟

جواب: اللہ کی راہ میں جدوجہد کرنے والوں کو اللہ سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ العنکبوت میں مکڑی کے جالے کی مثال کی وضاحت کریں۔

جواب: سورۃ العنکبوت میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا سہارا بناتے ہیں ان کی مثال مکڑی کے جالے جیسی ہے۔ مکڑی کا جالا دیکھنے میں مضبوط لگتا ہے مگر حقیقت میں بہت کمزور ہوتا ہے اور معمولی ہوا سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے سوا ہر سہارا کمزور ہے۔ سچا سہارا صرف اللہ ہے، جو ہر چیز پر قادر ہے اور اپنے بندوں کی مدد فرماتا ہے۔

سوال 2: نماز برائی سے کیسے روکتی ہے؟

جواب: نماز انسان کو دن میں کئی بار اللہ کی یاد دلاتی ہے۔ جو شخص نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور اسے احساس ہوتا ہے کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔ یہ احساس انسان کو برائی سے روکتا ہے۔ نماز دل کو پاک کرتی ہے، برے خیالات کو دور کرتی ہے اور انسان کو نیکی کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اسی لیے قرآن میں نماز کو برائی سے روکنے والا قرار دیا گیا ہے۔

باب ۱۴: سورۃ العنکبوت — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ عنکبوت کے معنی کیا ہیں؟

(الف) چیونٹی (ب) مکڑی (ج) شہد کی مکھی (د) تتلی

2۔ مکڑی کا جالا کیسا ہوتا ہے؟

(الف) بہت مضبوط (ب) بہت کمزور (ج) لوہے جیسا (د) پتھر جیسا

3۔ ایمان والوں کو کس سے گزرنا پڑتا ہے؟

(الف) آسانی سے (ب) آزمائش سے (ج) دولت سے (د) کچھ نہیں

4۔ سچا سہارا کون ہے؟

(الف) انسان (ب) اللہ (ج) دولت (د) حکومت

5۔ نماز کس سے روکتی ہے؟

(الف) نیکی سے (ب) برائی اور بے حیائی سے (ج) عبادت سے (د) علم سے

6۔ سورۃ العنکبوت کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

7۔ اللہ کی راہ میں جدوجہد کرنے والوں کو کیا ملتا ہے؟

(الف) گمراہی (ب) سیدھا راستہ (ج) سزا (د) محرومی

8۔ صبر کرنے والوں کے لیے کیا ہے؟

(الف) ناکامی (ب) اللہ کی مدد اور کامیابی (ج) تباہی (د) رسوائی

9۔ سورۃ العنکبوت میں کن انبیاء کا ذکر ہے؟

(الف) صرف ایک کا (ب) حضرت نوح، ابراہیم، لوط اور شعیب کا (ج) کسی کا نہیں (د) صرف بادشاہوں کا

10۔ اللہ کے سوا سہارا کیسا ہوتا ہے؟

(الف) مضبوط (ب) کمزور (ج) ہمیشہ رہنے والا (د) بہترین

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۱۵: سورۃ الروم

سورۃ الروم مکی سورت ہے جس میں روم کی شکست اور پھر فتح کی پیش گوئی بیان ہوئی ہے۔ اس سورت میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں — آسمان و زمین کی تخلیق، رات دن کا نظام، بارش اور انسان کی تخلیق — بیان ہوئی ہیں۔ سورت بتاتی ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اہم نکات

- سورۃ الروم میں روم کی شکست کے بعد فتح کی پیش گوئی کی گئی تھی جو پوری ہوئی۔
- آسمان و زمین کی تخلیق اللہ کی قدرت کی نشانی ہے۔
- رات اور دن کا نظام اور بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا اللہ کی نشانیاں ہیں۔
- انسان کی تخلیق اور اس کی زندگی کے مراحل اللہ کی قدرت کی دلیل ہیں۔
- جو لوگ اللہ کی آیات پر غور کرتے ہیں ان کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔
- اللہ ہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اور وہی دوبارہ زندہ کرے گا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **روم:** ایک قدیم سلطنت • **پیش گوئی:** آنے والی بات کی خبر دینا • **نشانی:** اللہ کی قدرت کی دلیل

خلاصہ: سورۃ الروم بتاتی ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کی پیش گوئیاں سچ ہوتی ہیں۔ کائنات کی نشانیاں اللہ کی قدرت کی گواہی دیتی ہیں اور جو شخص ان پر غور کرتا ہے وہ اللہ کو پہچان لیتا ہے۔

باب ۱۵: سورۃ الروم — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الروم میں کس کی پیش گوئی بیان ہوئی ہے؟

جواب: سورۃ الروم میں روم کی شکست کے بعد فتح کی پیش گوئی بیان ہوئی ہے۔

سوال 2: روم کی پیش گوئی کا کیا ہوا؟

جواب: روم کی فتح کی پیش گوئی پوری ہوئی، جس سے قرآن کی سچائی ثابت ہوئی۔

سوال 3: کائنات کی نشانیوں سے کیا معلوم ہوتا ہے؟

جواب: کائنات کی نشانیاں اللہ کی قدرت اور اس کی حکمت کی دلیل ہیں۔

سوال 4: بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا کس کی دلیل ہے؟

جواب: بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا دوبارہ زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

سوال 5: انسان کی تخلیق کس کی نشانی ہے؟

جواب: انسان کی تخلیق اللہ کی قدرت اور اس کی حکمت کی نشانی ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الروم کی روشنی میں کائنات کی نشانیوں پر غور کرنے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ الروم میں آسمان و زمین، رات دن، بارش اور انسان کی تخلیق کو اللہ کی نشانیاں قرار دیا گیا ہے۔ ان نشانیوں پر غور کرنے سے انسان کو اللہ کی قدرت کا احساس ہوتا ہے اور اس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ جو شخص کائنات کو دیکھ کر اللہ کو نہیں پہچانتا وہ غافل ہے۔ بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا بتاتا ہے کہ اللہ مردوں کو بھی دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔

سوال 2: روم کی پیش گوئی سے قرآن کی سچائی کیسے ثابت ہوتی ہے؟

جواب: سورۃ الروم میں روم کی شکست کے وقت اس کی فتح کی پیش گوئی کی گئی تھی، جو اس وقت ناممکن لگتی تھی۔ کچھ سالوں بعد یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور روم فتح یاب ہوا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، کیونکہ انسان آنے والی باتوں کی ایسی درست خبر نہیں دے سکتا۔ یہ پیش گوئی قرآن کی سچائی کی بڑی دلیل ہے۔

باب ۱۵: سورۃ الروم — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ سورۃ الروم میں کس کی پیش گوئی ہے؟
(الف) فارس کی (ب) روم کی فتح کی (ج) مصر کی (د) شام کی

2۔ روم کی پیش گوئی کیا ہوئی؟
(الف) غلط ثابت ہوئی (ب) پوری ہوئی (ج) بھلا دی گئی (د) کبھی نہیں ہوئی

3۔ آسمان و زمین کس کی نشانیاں ہیں؟
(الف) انسان کی طاقت کی (ب) اللہ کی قدرت کی (ج) فرشتوں کی (د) قسمت کی

4۔ بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا کس کی دلیل ہے؟
(الف) کھیتی کی (ب) دوبارہ زندہ ہونے کی (ج) موسم کی (د) پانی کی

5۔ زندگی اور موت کس کے ہاتھ میں ہے؟
(الف) انسان کے (ب) اللہ کے (ج) فرشتوں کے (د) حکومت کے

6۔ سورۃ الروم کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

7۔ نشانیوں پر غور کرنے سے کیا ہوتا ہے؟
(الف) ایمان کمزور ہوتا ہے (ب) ایمان مضبوط ہوتا ہے (ج) کچھ نہیں ہوتا (د) غفلت بڑھتی ہے

8۔ قرآن کی پیش گوئیاں کیسی ہوتی ہیں؟
(الف) غلط (ب) سچ (ج) خیالی (د) مشکوک

9۔ انسان کی تخلیق کس کی دلیل ہے؟
(الف) اتفاق کی (ب) اللہ کی قدرت کی (ج) موسم کی (د) زمین کی

10۔ رات اور دن کا نظام کس کی نشانی ہے؟
(الف) چاند کی (ب) اللہ کی قدرت کی (ج) سورج کی (د) ستاروں کی

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۱۶: سورۃ لقمان

سورۃ لقمان مکی سورت ہے جس میں حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو دی گئی نصیحتوں کا ذکر ہے۔ حضرت لقمان ایک دانا اور نیک شخص تھے جنہیں اللہ نے حکمت عطا فرمائی تھی۔ ان کی نصیحتیں ہر بچے اور ہر والدین کے لیے بہترین رہنمائی ہیں۔

اہم نکات

- حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلے توحید کی نصیحت کی اور شرک سے روکا۔
- انہوں نے اپنے بیٹے کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی۔
- نماز قائم کرنے، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی نصیحت کی۔
- مصیبت میں صبر کرنے کی تلقین کی۔
- تکبر سے بچنے اور زمین پر عاجزی سے چلنے کی نصیحت کی۔
- آواز کو نرم رکھنے اور میانہ روی اختیار کرنے کی نصیحت کی۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **حکمت**: دانائی • **حسن سلوک**: اچھا برتاؤ کرنا • **عاجزی**: نرمی اور انکساری

خلاصہ: سورۃ لقمان والدین کی نصیحتوں کا بہترین نمونہ ہے۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو توحید، والدین کی خدمت، نماز، صبر اور عاجزی کی نصیحت کی۔ یہ نصیحتیں ہر بچے کے لیے زندگی بھر کی رہنمائی ہیں۔

باب ۱۶: سورۃ لقمان – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: حضرت لقمان کون تھے؟

جواب: حضرت لقمان ایک دانا اور نیک شخص تھے جنہیں اللہ نے حکمت عطا فرمائی تھی۔

سوال 2: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلی نصیحت کیا کی؟

جواب: انہوں نے اپنے بیٹے کو توحید کی نصیحت کی اور شرک سے روکا۔

سوال 3: والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب: والدین کے ساتھ حسن سلوک اور اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔

سوال 4: مصیبت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مصیبت میں صبر کرنا چاہیے۔

سوال 5: تکبر کے بارے میں حضرت لقمان نے کیا نصیحت کی؟

جواب: تکبر سے بچنا چاہیے اور زمین پر عاجزی سے چلنا چاہیے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ لقمان میں حضرت لقمان کی نصیحتوں کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: حضرت لقمان کی نصیحتیں والدین کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلے توحید کی نصیحت کی، پھر والدین کی خدمت، نماز، نیکی کا حکم، برائی سے روکنا، صبر اور عاجزی کی تلقین کی۔ ان نصیحتوں میں بچے کی پوری زندگی کی رہنمائی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو اسی طرح پیار اور حکمت سے سمجھائیں اور بچوں کو چاہیے کہ وہ والدین کی نصیحتوں پر عمل کریں۔

سوال 2: شرک سے بچنے کی نصیحت کیوں سب سے پہلے کی گئی؟

جواب: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلے شرک سے بچنے کی نصیحت کی کیونکہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ توحید اسلام کی بنیاد ہے اور اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ جو شخص شرک کرتا ہے وہ اللہ کی ناراضی کا مستحق ہوتا ہے۔ اسی لیے والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو سب سے پہلے توحید کی تعلیم دیں اور شرک سے بچائیں۔

باب ۱۶: سورۃ لقمان — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ حضرت لقمان کو اللہ نے کیا عطا فرمایا؟

(الف) دولت (ب) حکمت (ج) حکومت (د) فوج

2۔ حضرت لقمان نے بیٹے کو پہلی نصیحت کیا کی؟

(الف) تجارت کی (ب) توحید اور شرک سے بچنے کی (ج) سفر کی (د) کھیل کی

3۔ والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

(الف) برا (ب) حسن سلوک (ج) لاپرواہی (د) غصہ

4۔ مصیبت میں کیا کرنا چاہیے؟

(الف) شکوہ کرنا (ب) صبر کرنا (ج) مایوس ہونا (د) بھاگ جانا

5۔ تکبر کے بارے میں کیا نصیحت ہے؟

(الف) تکبر کرنا چاہیے (ب) تکبر سے بچنا چاہیے (ج) تکبر اچھا ہے (د) تکبر ضروری ہے

6۔ زمین پر کیسے چلنا چاہیے؟

(الف) تکبر سے (ب) عاجزی سے (ج) غصے سے (د) جلدی سے

7۔ آواز کیسی رکھنی چاہیے؟

(الف) بلند (ب) نرم (ج) سخت (د) چیخ کر

8۔ سورۃ لقمان کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

9۔ شرک کیا ہے؟

(الف) سب سے بڑا گناہ (ب) چھوٹا گناہ (ج) نیکی (د) عبادت

10۔ نماز کے بارے میں کیا نصیحت ہے؟

(الف) نماز چھوڑ دو (ب) نماز قائم کرو (ج) نماز ضروری نہیں (د) نماز صرف بڑوں کے لیے ہے

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ الف 10۔ ب

باب ۱۷: سورۃ السجدۃ

سورۃ السجدۃ مکی سورت ہے جس میں اللہ کی قدرت، انسان کی تخلیق اور آخرت کا ذکر ہے۔ اس سورت میں مومنوں اور نافرمانوں کے انجام کا فرق واضح کیا گیا ہے۔ سورت کا نام سجدے کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔

اہم نکات

- اللہ نے آسمان و زمین کو حکمت سے پیدا فرمایا ہے۔
- انسان کی تخلیق مٹی سے ہوئی اور اللہ نے اس میں اپنی روح پھونکی۔
- مومن راتوں کو اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور سجدے میں گرتے ہیں۔
- قیامت کے دن مومنوں کو جنت کا انعام ملے گا اور نافرمانوں کو سزا ملے گی۔
- اللہ کی آیات پر غور کرنے والے ہدایت پاتے ہیں۔
- صبر اور یقین رکھنے والے لوگوں کو اللہ امامت اور رہنمائی عطا فرماتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **سجدہ:** اللہ کے سامنے جھکنا • **تخلیق** پیدا کرنا • **انعام:** بدلہ اور جزا

خلاصہ: سورۃ السجدۃ بتاتی ہے کہ اللہ نے انسان کو بہترین طریقے سے پیدا فرمایا ہے اور اس کا مقصد اللہ کی عبادت ہے۔ جو لوگ راتوں کو سجدے کرتے ہیں اللہ انہیں جنت کا انعام دیتا ہے اور جو نافرمانی کرتے ہیں ان کا انجام برا ہوتا ہے۔

باب ۱۷: سورۃ السجدۃ — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ السجدۃ کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں سجدے کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ السجدۃ رکھا گیا۔

سوال 2: انسان کی تخلیق کس چیز سے ہوئی؟

جواب: انسان کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے۔

سوال 3: مومن راتوں کو کیا کرتے ہیں؟

جواب: مومن راتوں کو اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور سجدے میں گرتے ہیں۔

سوال 4: قیامت کے دن مومنوں کو کیا ملے گا؟

جواب: قیامت کے دن مومنوں کو جنت کا انعام ملے گا۔

سوال 5: صبر اور یقین رکھنے والوں کو اللہ کیا دیتا ہے؟

جواب: صبر اور یقین رکھنے والے لوگوں کو اللہ امامت اور رہنمائی عطا فرماتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ السجدۃ کی روشنی میں مومنوں اور نافرمانوں کے انجام کا فرق بیان کریں۔

جواب: سورۃ السجدۃ میں مومنوں اور نافرمانوں کے انجام کا واضح فرق بیان ہوا ہے۔ مومن وہ ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان لاتے ہیں، راتوں کو عبادت کرتے ہیں، سجدے میں گرتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں۔ قیامت کے دن انہیں جنت کا انعام ملے گا۔ نافرمان لوگ اللہ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور برے اعمال کرتے ہیں، ان کا انجام سزا ہوگا۔ یہ فرق بتاتا ہے کہ ایمان اور نیک عمل ہی اصل کامیابی ہے۔

سوال 2: انسان کی تخلیق سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: سورۃ السجدۃ میں انسان کی تخلیق کا ذکر ہے کہ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا فرمایا اور اس میں اپنی روح پھونکی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اللہ کی خاص مخلوق ہے اور اس کا مقصد اللہ کی عبادت ہے۔ انسان کو اپنی تخلیق پر غور کر کے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور تکبر نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اس کی اصل مٹی ہے۔

باب ۱۷: سورۃ السجدۃ — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ سجدہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) کھڑا ہونا (ب) اللہ کے سامنے جھکنا (ج) بیٹھنا (د) چلنا

2۔ انسان کی تخلیق کس سے ہوئی؟

(الف) پانی سے (ب) مٹی سے (ج) ہوا سے (د) آگ سے

3۔ مومن راتوں کو کیا کرتے ہیں؟

(الف) سوتے ہیں (ب) اللہ کی عبادت کرتے ہیں (ج) کھیلتے ہیں (د) سفر کرتے ہیں

4۔ قیامت کے دن مومنوں کو کیا ملے گا؟

(الف) سزا (ب) جنت کا انعام (ج) محرومی (د) کچھ نہیں

5۔ سورۃ السجدۃ کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

6۔ آسمان و زمین کس نے پیدا کیے؟

(الف) انسان نے (ب) اللہ نے (ج) فرشتوں نے (د) کسی نے نہیں

7۔ نافرمانوں کا انجام کیا ہوگا؟

(الف) جنت (ب) سزا (ج) انعام (د) عزت

8۔ صبر اور یقین رکھنے والوں کو اللہ کیا دیتا ہے؟

(الف) سزا (ب) امامت اور رہنمائی (ج) محرومی (د) کچھ نہیں

9۔ انسان کا مقصد کیا ہے؟

(الف) دولت کمانا (ب) اللہ کی عبادت (ج) کھیلنا (د) سونا

10۔ اللہ کی آیات پر غور کرنے والا کیا پاتا ہے؟

(الف) گمراہی (ب) ہدایت (ج) سزا (د) محرومی

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۱۸: سورۃ سبا

سورۃ سبا مکی سورت ہے جس میں قومِ سبا کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ قومِ سبا کو اللہ نے باغات اور نعمتیں عطا فرمائیں مگر انہوں نے ناشکری کی اور اللہ سے منہ موڑ لیا، جس کی وجہ سے ان کی نعمتیں چھین لی گئیں۔ سورت میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کا ذکر بھی ہے۔

اہم نکات

- قومِ سبا کو اللہ نے سرسبز باغات اور بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں۔
- قومِ سبا نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور اس سے منہ موڑ لیا۔
- ناشکری کی وجہ سے ان کے باغات تباہ ہو گئے اور نعمتیں چھین لی گئیں۔
- حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا۔
- اللہ شکر کرنے والوں کو مزید نعمتیں دیتا ہے اور ناشکروں سے نعمتیں چھین لیتا ہے۔
- رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **سبا:** یمن کی ایک قدیم قوم • **ناشکری:** نعمتوں کی قدر نہ کرنا • **باغات:** پھلوں کے باغ

خلاصہ: سورۃ سبا کا سبق یہ ہے کہ نعمتیں اللہ کی امانت ہیں۔ جو قوم شکر کرتی ہے اس کی نعمتیں بڑھتی ہیں اور جو ناشکری کرتی ہے اس کی نعمتیں چھین لی جاتی ہیں۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان شکر کی بہترین مثال ہیں۔

باب ۱۸: سورۃ سبا — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: قومِ سبا کو اللہ نے کیا نعمتیں دی تھیں؟

جواب: اللہ نے قومِ سبا کو سرسبز باغات اور بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں۔

سوال 2: قومِ سبا کا انجام کیوں ہوا؟

جواب: قومِ سبا نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور اس سے منہ موڑ لیا، اس لیے ان کی نعمتیں چھین لی گئیں۔

سوال 3: شکر کرنے والوں کے لیے کیا ہے؟

جواب: شکر کرنے والوں کو اللہ مزید نعمتیں عطا فرماتا ہے۔

سوال 4: حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے نعمتوں پر کیا کیا؟

جواب: حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا۔

سوال 5: رزق کس کے ہاتھ میں ہے؟

جواب: رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: قومِ سبا کے واقعے سے شکر اور ناشکری کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: قومِ سبا کو اللہ نے سرسبز باغات اور بے شمار نعمتیں دی تھیں، مگر انہوں نے ناشکری کی اور اللہ سے منہ موڑ لیا۔ اس کی وجہ سے ان کے باغات تباہ ہو گئے اور ان کی جگہ کڑوے پھل والے درخت آ گئے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ نعمتیں اللہ کی امانت ہیں، ان کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ جو شخص شکر کرتا ہے اللہ اس کی نعمتیں بڑھاتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے اس کی نعمتیں چھین لی جاتی ہیں۔

سوال 2: حضرت داؤد اور حضرت سلیمان شکر کی کیسی مثال ہیں؟

جواب: حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کو اللہ نے حکومت، حکمت اور بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں، مگر انہوں نے ان پر تکبر نہیں کیا بلکہ اللہ کا شکر ادا کیا۔ حضرت داؤد نے اللہ کی عبادت کی اور حضرت سلیمان نے اپنی نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ ان کی زندگی بتاتی ہے کہ بڑی نعمتیں ملنے پر بھی انسان کو عاجز رہنا چاہیے اور اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

باب ۱۸: سورۃ سبا — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ قومِ سبا کہاں کی قوم تھی؟
(الف) مصر کی (ب) یمن کی (ج) شام کی (د) عراق کی

2۔ قومِ سبا کو اللہ نے کیا دیا تھا؟
(الف) صحرا (ب) سرسبز باغات اور نعمتیں (ج) پہاڑ (د) سمندر

3۔ قومِ سبا کا انجام کیوں ہوا؟
(الف) شکر کی وجہ سے (ب) ناشکری کی وجہ سے (ج) عبادت کی وجہ سے (د) علم کی وجہ سے

4۔ شکر کرنے والوں کو اللہ کیا دیتا ہے؟
(الف) سزا (ب) مزید نعمتیں (ج) محرومی (د) کچھ نہیں

5۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے کیا کیا؟
(الف) تکبر کیا (ب) اللہ کا شکر ادا کیا (ج) ناشکری کی (د) کچھ نہیں کیا

6۔ رزق کس کے ہاتھ میں ہے؟
(الف) انسان کے (ب) اللہ کے (ج) حکومت کے (د) تاجروں کے

7۔ سورۃ سبا کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

8۔ ناشکری کا انجام کیا ہوتا ہے؟
(الف) نعمتیں بڑھتی ہیں (ب) نعمتیں چھین لی جاتی ہیں (ج) عزت ملتی ہے (د) کچھ نہیں ہوتا

9۔ نعمتیں کس کی امانت ہیں؟
(الف) انسان کی (ب) اللہ کی (ج) حکومت کی (د) کسی کی نہیں

10۔ قومِ سبا کے باغات کا کیا ہوا؟
(الف) بڑھ گئے (ب) تباہ ہو گئے (ج) ویسے ہی رہے (د) بیچ دیے گئے

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۱۹: سورۃ فاطر

سورۃ فاطر مکی سورت ہے جس کا نام اللہ کے وصف فاطر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ فاطر کا مطلب ہے پیدا کرنے والا۔ اس سورت میں اللہ کی قدرت، اس کی رحمت اور انسان کی کمزوری بیان ہوئی ہے۔ سورت بتاتی ہے کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق اور مالک ہے۔

اہم نکات

- فاطر کا مطلب ہے پیدا کرنے والا، جو اللہ کا وصف ہے۔
- اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور فرشتوں کو اپنا پیغامبر بنایا۔
- اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔
- انسان کمزور ہے اور اسے ہر چیز کے لیے اللہ کا محتاج ہونا چاہیے۔
- دنیا کی زندگی دھوکہ ہے، اصل زندگی آخرت کی ہے۔
- جو لوگ نیک اعمال کرتے ہیں اللہ انہیں بہترین بدلہ دیتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **فاطر**: پیدا کرنے والا • **رحمت**: اللہ کی مہربانی • **خالق**: پیدا کرنے والا

خلاصہ: سورۃ فاطر بتاتی ہے کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق اور مالک ہے۔ انسان کمزور ہے اور اسے اللہ کا محتاج رہنا چاہیے۔ دنیا کی زندگی دھوکہ ہے اور اصل کامیابی آخرت کی تیاری میں ہے۔

باب ۱۹: سورۃ فاطر — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: فاطر کا مطلب کیا ہے؟

جواب: فاطر کا مطلب ہے پیدا کرنے والا، جو اللہ کا وصف ہے۔

سوال 2: آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا فرمایا؟

جواب: آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔

سوال 3: اللہ کی رحمت کیسی ہے؟

جواب: اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔

سوال 4: دنیا کی زندگی کیسی ہے؟

جواب: دنیا کی زندگی دھوکہ ہے، اصل زندگی آخرت کی ہے۔

سوال 5: نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ کیا دیتا ہے؟

جواب: جو لوگ نیک اعمال کرتے ہیں اللہ انہیں بہترین بدلہ دیتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ فاطر کی روشنی میں اللہ کی قدرت اور انسان کی کمزوری بیان کریں۔

جواب: سورۃ فاطر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ انسان کمزور ہے — وہ نہ اپنی پیدائش پر قادر ہے، نہ اپنی موت پر اور نہ اپنے رزق پر۔ انسان کو ہر چیز کے لیے اللہ کا محتاج ہونا چاہیے۔ جو شخص اپنی کمزوری کو پہچانتا ہے وہ تکبر نہیں کرتا بلکہ اللہ کے سامنے عاجزی اختیار کرتا ہے اور اسی سے مدد مانگتا ہے۔

سوال 2: دنیا کی زندگی دھوکہ کیوں ہے؟

جواب: سورۃ فاطر میں دنیا کی زندگی کو دھوکہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ عارضی ہے اور انسان کو اصل مقصد سے غافل کر دیتی ہے۔ دنیا کی دولت، شہرت اور لذتیں ختم ہو جانے والی ہیں، جبکہ آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے۔ جو شخص دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ لیتا ہے وہ آخرت کو بھول جاتا ہے اور نقصان اٹھاتا ہے۔ اس لیے انسان کو دنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔

باب ۱۹: سورۃ فاطر — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ فاطر کا مطلب کیا ہے؟

(الف) مالک (ب) پیدا کرنے والا (ج) حاکم (د) بادشاہ

2۔ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟

(الف) انسان نے (ب) اللہ نے (ج) فرشتوں نے (د) کسی نے نہیں

3۔ اللہ کی رحمت کیسی ہے؟

(الف) محدود (ب) بہت وسیع (ج) صرف ایک قوم کے لیے (د) کمزور

4۔ انسان کیسا ہے؟

(الف) طاقتور (ب) کمزور اور اللہ کا محتاج (ج) خود کفیل (د) بے نیاز

5۔ دنیا کی زندگی کیسی ہے؟

(الف) ہمیشہ رہنے والی (ب) دھوکہ اور عارضی (ج) اصل زندگی (د) بہترین

6۔ اصل زندگی کون سی ہے؟

(الف) دنیا کی (ب) آخرت کی (ج) خواب کی (د) کوئی نہیں

7۔ سورۃ فاطر کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

8۔ نیک اعمال کرنے والوں کو کیا ملتا ہے؟

(الف) سزا (ب) بہترین بدلہ (ج) محرومی (د) کچھ نہیں

9۔ ہر چیز کا خالق اور مالک کون ہے؟

(الف) انسان (ب) اللہ (ج) فرشتہ (د) بادشاہ

10۔ انسان کو کس سے مدد مانگنی چاہیے؟

(الف) دولت سے (ب) اللہ سے (ج) انسانوں سے (د) کسی سے نہیں

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۲۰: سورۃ یٰس

سورۃ یٰس مکی سورت ہے جسے قرآن مجید کا دل بھی کہا جاتا ہے۔ اس سورت میں توحید، رسالت اور آخرت کے دلائل دیے گئے ہیں۔ سورت میں ایک بستی کے واقعے کا ذکر ہے جس کی طرف اللہ نے اپنے رسول بھیجے اور جس نے انکار کیا وہ تباہ ہو گئی۔

اہم نکات

- سورۃ یٰس کو قرآن مجید کا دل کہا جاتا ہے۔
- اس سورت میں توحید، رسالت اور آخرت کے دلائل دیے گئے ہیں۔
- ایک بستی کی طرف اللہ نے اپنے رسول بھیجے مگر بستی والوں نے انکار کیا۔
- ایک نیک شخص نے اپنی قوم کو رسولوں کی بات ماننے کی نصیحت کی۔
- سورج، چاند اور رات دن کا نظام اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔
- قیامت کے دن ہر شخص کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **دل:** مرکز اور اہم حصہ • **رسالت:** نبی ہونے کا منصب • **بستی:** چھوٹا شہر یا گاؤں

خلاصہ: سورۃ یٰس قرآن کا دل ہے اور اس میں اسلام کے بنیادی عقائد — توحید، رسالت اور آخرت — کے دلائل دیے گئے ہیں۔ بستی کا واقعہ سکھاتا ہے کہ جو لوگ رسولوں کو جھٹلاتے ہیں وہ تباہ ہو جاتے ہیں اور جو ایمان لاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

باب ۲۰: سورۃ یٰس – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ یٰس کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: سورۃ یٰس کو قرآن مجید کا دل کہا جاتا ہے۔

سوال 2: سورۃ یٰس میں کن عقائد کے دلائل دیے گئے ہیں؟

جواب: اس سورت میں توحید، رسالت اور آخرت کے دلائل دیے گئے ہیں۔

سوال 3: بستی والوں نے رسولوں کا کیا جواب دیا؟

جواب: بستی والوں نے رسولوں کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔

سوال 4: نیک شخص نے اپنی قوم کو کیا نصیحت کی؟

جواب: نیک شخص نے اپنی قوم کو رسولوں کی بات ماننے اور ایمان لانے کی نصیحت کی۔

سوال 5: سورج اور چاند کس کی نشانیاں ہیں؟

جواب: سورج، چاند اور رات دن کا نظام اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ یٰس کو قرآن کا دل کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: سورۃ یٰس کو قرآن کا دل اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد – توحید، رسالت اور آخرت – کے دلائل بڑی خوبصورتی سے دیے گئے ہیں۔ یہ سورت انسان کو اللہ کی قدرت، اس کی رحمت اور آخرت کی تیاری کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ جس طرح دل جسم کا مرکز ہوتا ہے اسی طرح یہ سورت قرآن کے بنیادی پیغام کا مرکز ہے۔

سوال 2: بستی کے واقعے سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: بستی کے واقعے سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ اپنے رسولوں کو لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجتا ہے۔ جو لوگ رسولوں کی بات مانتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں اور جو انکار کرتے ہیں وہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ ایک نیک شخص نے اپنی قوم کو نصیحت کی مگر قوم نے نہ مانی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ حق کی نصیحت کرے، چاہے لوگ مانیں یا نہ مانیں۔

باب ۲۰: سورۃ یٰس — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ سورۃ یٰس کو کیا کہا جاتا ہے؟

(الف) قرآن کا سر (ب) قرآن کا دل (ج) قرآن کا ہاتھ (د) قرآن کی آنکھ

2۔ سورۃ یٰس میں کن عقائد کے دلائل ہیں؟

(الف) صرف نماز کے (ب) توحید، رسالت اور آخرت کے (ج) صرف روزے کے (د) صرف حج کے

3۔ بستی والوں نے رسولوں کا کیا جواب دیا؟

(الف) ایمان لے آئے (ب) انکار کر دیا (ج) ہجرت کر گئے (د) توبہ کر لی

4۔ نیک شخص نے قوم کو کیا نصیحت کی؟

(الف) جنگ کی (ب) رسولوں کی بات ماننے کی (ج) تجارت کی (د) خاموش رہنے کی

5۔ سورج اور چاند کس کی نشانیاں ہیں؟

(الف) انسان کی طاقت کی (ب) اللہ کی قدرت کی (ج) فرشتوں کی (د) قسمت کی

6۔ سورۃ یٰس کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

7۔ قیامت کے دن ہر شخص کو کیا دینا ہوگا؟

(الف) دولت (ب) اپنے اعمال کا حساب (ج) تحفہ (د) کچھ نہیں

8۔ رسولوں کو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا؟

(الف) کامیابی (ب) تباہی (ج) عزت (د) دولت

9۔ مومن کی ذمہ داری کیا ہے؟

(الف) خاموش رہنا (ب) حق کی نصیحت کرنا (ج) جنگ کرنا (د) کچھ نہ کرنا

10۔ اللہ اپنے رسولوں کو کیوں بھیجتا ہے؟

(الف) حکومت کے لیے (ب) لوگوں کی ہدایت کے لیے (ج) دولت کے لیے (د) جنگ کے لیے

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۲۱: سورۃ ص

سورۃ ص مکی سورت ہے جس کا نام اس کے شروع کے حرف ص کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ سورت بتاتی ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کو آزماتا ہے اور توبہ کرنے والوں کو معاف فرماتا ہے۔

اہم نکات

- حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے حکومت اور حکمت عطا فرمائی۔
- حضرت داؤد نے اپنی غلطی پر توبہ کی اور اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔
- حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے بڑی حکومت اور نعمتیں عطا فرمائیں۔
- حضرت ایوب علیہ السلام نے مصیبت میں صبر کیا اور اللہ نے انہیں شفا دی۔
- قیامت کے دن ہر شخص کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔
- توبہ کا دروازہ ہر شخص کے لیے کھلا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **ص:** سورت کے شروع کا حرف • **توبہ:** گناہ سے پلٹ کر اللہ کی طرف رجوع کرنا • **آزمائش:** امتحان

خلاصہ: سورۃ ص بتاتی ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کو آزماتا ہے اور توبہ کرنے والوں کو معاف فرماتا ہے۔ حضرت داؤد کی توبہ اور حضرت ایوب کا صبر ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

باب ۲۱: سورۃ ص – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ ص کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: سورت کے شروع کے حرف ص کی وجہ سے اس کا نام سورۃ ص رکھا گیا۔

سوال 2: حضرت داؤد کو اللہ نے کیا عطا فرمایا؟

جواب: حضرت داؤد کو اللہ نے حکومت اور حکمت عطا فرمائی۔

سوال 3: حضرت داؤد نے اپنی غلطی پر کیا کیا؟

جواب: حضرت داؤد نے اپنی غلطی پر توبہ کی اور اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

سوال 4: حضرت ایوب نے مصیبت میں کیا کیا؟

جواب: حضرت ایوب نے مصیبت میں صبر کیا اور اللہ نے انہیں شفا عطا فرمائی۔

سوال 5: توبہ کا دروازہ کس کے لیے کھلا ہے؟

جواب: توبہ کا دروازہ ہر شخص کے لیے کھلا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ ص کی روشنی میں توبہ کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ ص میں حضرت داؤد کا واقعہ بیان ہوا ہے جنہوں نے اپنی غلطی پر فوراً توبہ کی اور اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ توبہ کرنے والوں کو معاف فرماتا ہے اور توبہ کا دروازہ ہر شخص کے لیے کھلا ہے۔ انسان سے غلطی ہو سکتی ہے، مگر اصل بات یہ ہے کہ وہ اپنی غلطی کو مانے اور اللہ سے معافی مانگے۔ جو شخص سچے دل سے توبہ کرتا ہے اللہ اسے معاف فرما دیتا ہے۔

سوال 2: حضرت ایوب کے صبر سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت ایوب نے بیماری اور مصیبت کے طویل دور میں صبر کیا اور اللہ سے شکوہ نہیں کیا۔ انہوں نے اللہ سے دعا مانگی اور اللہ نے ان کی تکلیف دور فرما دی اور انہیں پہلے سے بہتر نعمتیں عطا فرمائیں۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ مصیبت میں صبر کرنا اور اللہ سے دعا مانگنا مومن کی پہچان ہے۔ صبر کرنے والوں کو اللہ بہترین بدلہ دیتا ہے۔

باب ۲۱: سورۃ ص — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ سورۃ ص کا نام کس وجہ سے ہے؟

(الف) ایک شہر کے نام پر (ب) شروع کے حرف ص کی وجہ سے (ج) ایک نبی کے نام پر (د) ایک درخت کے نام پر

2۔ حضرت داؤد کو اللہ نے کیا دیا؟

(الف) صرف دولت (ب) حکومت اور حکمت (ج) صرف فوج (د) صرف تجارت

3۔ حضرت داؤد نے غلطی پر کیا کیا؟

(الف) چھپا لیا (ب) توبہ کی (ج) انکار کیا (د) بھاگ گئے

4۔ توبہ کرنے والوں کو اللہ کیا کرتا ہے؟

(الف) سزا دیتا ہے (ب) معاف فرماتا ہے (ج) بھول جاتا ہے (د) ناراض ہوتا ہے

5۔ حضرت ایوب نے مصیبت میں کیا کیا؟

(الف) شکوہ کیا (ب) صبر کیا (ج) مایوس ہوئے (د) ہجرت کی

6۔ سورۃ ص کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

7۔ حضرت سلیمان کو اللہ نے کیا دیا؟

(الف) صرف علم (ب) بڑی حکومت اور نعمتیں (ج) صرف فوج (د) کچھ نہیں

8۔ اللہ اپنے نیک بندوں کو کیا کرتا ہے؟

(الف) چھوڑ دیتا ہے (ب) آزماتا ہے اور مدد کرتا ہے (ج) سزا دیتا ہے (د) بھول جاتا ہے

9۔ قیامت کے دن ہر شخص کو کیا دینا ہوگا؟

(الف) دولت (ب) اپنے اعمال کا حساب (ج) تحفہ (د) کچھ نہیں

10۔ توبہ کا دروازہ کب تک کھلا رہتا ہے؟

(الف) بچپن تک (ب) موت سے پہلے تک (ج) جوانی تک (د) کبھی نہیں

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۲۲: سورۃ الاحقاف

سورۃ الاحقاف مکی سورت ہے جس کا نام ریت کے ٹیلوں والے علاقے احقاف کی وجہ سے رکھا گیا ہے، جہاں قومِ عاد آباد تھی۔ اس سورت میں حضرت ھود کی دعوت، قومِ عاد کا انجام اور قرآن کی سچائی کا ذکر ہے۔ سورت بتاتی ہے کہ اللہ کی آیات کو جھٹلانے والوں کا انجام تباہی ہوتا ہے۔

اہم نکات

- احقاف ریت کے ٹیلوں والا علاقہ تھا جہاں قومِ عاد آباد تھی۔
- حضرت ھود علیہ السلام نے قومِ عاد کو توحید کی دعوت دی۔
- قومِ عاد نے تکبر کیا اور حضرت ھود کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔
- قومِ عاد اپنے انجام کو پہنچی اور تباہ ہو گئی۔
- قرآن مجید اللہ کی طرف سے نازل کردہ سچی کتاب ہے۔
- والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان کی خدمت کرنا مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **احقاف:** ریت کے ٹیلے • **عاد:** حضرت ھود کی قوم • **حسن سلوک:** اچھا برتاؤ

خلاصہ: سورۃ الاحقاف قومِ عاد کے انجام سے عبرت دلاتی ہے۔ جو قوم تکبر کرتی ہے اور نبی کی بات نہیں مانتی وہ تباہ ہو جاتی ہے۔ قرآن اللہ کی سچی کتاب ہے اور والدین کی خدمت مسلمان کی اہم ذمہ داری ہے۔

باب ۲۲: سورۃ الاحقاف — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: احقاف کس جگہ کا نام ہے؟

جواب: احقاف ریت کے ٹیلوں والا علاقہ تھا جہاں قومِ عاد آباد تھی۔

سوال 2: حضرت ھود علیہ السلام کس قوم کی طرف بھیجے گئے؟

جواب: حضرت ھود علیہ السلام قومِ عاد کی طرف بھیجے گئے تھے۔

سوال 3: قومِ عاد نے حضرت ھود کی دعوت کا کیا جواب دیا؟

جواب: قومِ عاد نے تکبر کیا اور حضرت ھود کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔

سوال 4: قومِ عاد کا انجام کیا ہوا؟

جواب: قومِ عاد اپنے تکبر اور نافرمانی کی وجہ سے تباہ ہو گئی۔

سوال 5: والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان کی خدمت کرنا چاہیے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الاحقاف میں قومِ عاد کے واقعے سے کیا عبرت ملتی ہے؟

جواب: قومِ عاد طاقتور اور مالدار قوم تھی مگر انہوں نے اپنی طاقت پر تکبر کیا اور حضرت ھود کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اس کی وجہ سے وہ تباہ ہو گئے۔ اس سے یہ عبرت ملتی ہے کہ طاقت اور دولت پر تکبر کرنا انسان کو تباہ کر دیتا ہے۔ اللہ کے مقابلے میں کوئی طاقت کامیاب نہیں ہو سکتی اور جو لوگ نبی کی بات مانتے ہیں وہی بچتے ہیں۔

سوال 2: سورۃ الاحقاف کی روشنی میں والدین کی خدمت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ الاحقاف میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔ والدین نے بچے کی پرورش میں بڑی مشقت اٹھائی ہوتی ہے، خاص طور پر ماں نے حمل اور دودھ پلانے میں تکلیف اٹھائی ہوتی ہے۔ اس لیے بچے پر فرض ہے کہ وہ والدین کی خدمت کرے، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور ان کے لیے دعا کرے۔ والدین کی خدمت اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے۔

باب ۲۲: سورۃ الاحقاف — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ احقاف کا مطلب کیا ہے؟

(الف) پہاڑ (ب) ریت کے ٹیلے (ج) دریا (د) جنگل

2۔ قومِ عاد کہاں آباد تھی؟

(الف) مصر میں (ب) احقاف میں (ج) شام میں (د) عراق میں

3۔ حضرت ھود کس قوم کی طرف بھیجے گئے؟

(الف) قومِ ثمود (ب) قومِ عاد (ج) قومِ مدین (د) بنی اسرائیل

4۔ قومِ عاد نے دعوت کا کیا جواب دیا؟

(الف) ایمان لے آئی (ب) تکبر کر کے انکار کر دیا (ج) ہجرت کر گئی (د) توبہ کر لی

5۔ قومِ عاد کا انجام کیا ہوا؟

(الف) کامیاب ہوئی (ب) تباہ ہو گئی (ج) بادشاہ بن گئی (د) ہجرت کر گئی

6۔ قرآن مجید کیا ہے؟

(الف) انسان کی کتاب (ب) اللہ کی سچی کتاب (ج) شاعری (د) تاریخ

7۔ والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

(الف) برا (ب) حسن سلوک (ج) لاپرواہی (د) غصہ

8۔ سورۃ الاحقاف کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

9۔ تکبر کا انجام کیا ہوتا ہے؟

(الف) کامیابی (ب) تباہی (ج) عزت (د) دولت

10۔ طاقت پر تکبر کرنے والا کیا ہوتا ہے؟

(الف) کامیاب (ب) تباہ (ج) بادشاہ (د) عزت دار

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

باب ۲۳: مشکل الفاظ کے معانی

اس باب میں پوری کتاب کے مشکل عربی الفاظ کے اردو معانی دیے گئے ہیں۔ ان الفاظ کو یاد کرنا امتحان میں بہت مدد کرتا ہے، کیونکہ پرچے میں الفاظ کے معانی پوچھے جاتے ہیں۔ ہر لفظ کو اس کے معنی کے ساتھ یاد کریں اور اسے جملے میں استعمال کرنے کی مشق کریں۔

اہم نکات

- مشکل الفاظ کے معانی یاد کرنا ترجمہ سمجھنے کی بنیاد ہے۔
- ہر لفظ کا معنی اس کے سیاق کے ساتھ یاد کرنا چاہیے۔
- الفاظ کو بار بار دہرانے سے وہ پختہ ہو جاتے ہیں۔
- معانی یاد کرنے کے بعد ان الفاظ کو اپنے الفاظ میں جملوں میں استعمال کریں۔
- امتحان سے پہلے اس باب کی مکمل دہرائی ضرور کریں۔
- جو طالب علم الفاظ کے معانی جانتا ہے وہ ترجمہ آسانی سے سمجھ لیتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **توحید:** اللہ کو ایک ماننا • **شرک:** اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا • **صبر:** مصیبت میں ڈٹے رہنا

خلاصہ: مشکل الفاظ کے معانی ترجمہ قرآن کی کنجی ہیں۔ ان الفاظ کو یاد کرنے سے طالب علم قرآن کا ترجمہ خود سمجھ سکتا ہے اور امتحان میں الفاظ کے معانی کے سوالات کے جواب دے سکتا ہے۔

باب ۲۳: مشکل الفاظ کے معانی – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: مشکل الفاظ کے معانی یاد کرنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: مشکل الفاظ کے معانی یاد کرنے سے ترجمہ سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے اور امتحان میں معانی کے سوالات کے جواب دیے جا سکتے ہیں۔

سوال 2: توحید کا کیا مطلب ہے؟

جواب: توحید کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور صرف اسی کی عبادت کرنا۔

سوال 3: شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ کی ذات، صفات یا عبادت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔

سوال 4: صبر کا کیا مطلب ہے؟

جواب: مصیبت میں اللہ کی رضا پر قائم رہنا اور شکوہ کیے بغیر ڈٹے رہنا صبر کہلاتا ہے۔

سوال 5: الفاظ کو پختہ یاد کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

جواب: الفاظ کو بار بار دہرانا اور انہیں جملوں میں استعمال کرنا انہیں پختہ یاد کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: مشکل الفاظ کے معانی یاد کرنے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: ترجمہ قرآن سمجھنے کے لیے الفاظ کے معانی جاننا ضروری ہے۔ جو طالب علم الفاظ کے معانی جانتا ہے وہ قرآن کا ترجمہ خود سمجھ سکتا ہے اور اس کا مفہوم جان سکتا ہے۔ امتحان میں بھی الفاظ کے معانی کے سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ اس لیے اس باب کے الفاظ کو اچھی طرح یاد کرنا چاہیے اور ان کی بار بار دہرائی کرنی چاہیے۔

سوال 2: الفاظ کے معانی یاد کرنے کا مؤثر طریقہ کیا ہے؟

جواب: الفاظ کے معانی یاد کرنے کا مؤثر طریقہ یہ ہے کہ ہر لفظ کو اس کے معنی کے ساتھ لکھیں، اسے بلند آواز سے دہرائیں اور اسے اپنے الفاظ میں جملے میں استعمال کریں۔ روزانہ چند الفاظ یاد کریں اور پرانے الفاظ کی دہرائی کرتے رہیں۔ امتحان سے پہلے اس باب کی مکمل دہرائی ضرور کریں تاکہ کوئی لفظ رہ نہ جائے۔

باب ۲۳: مشکل الفاظ کے معانی — معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ توحید کا مطلب کیا ہے؟

(الف) کئی خداؤں کو ماننا (ب) اللہ کو ایک ماننا (ج) فرشتوں کی عبادت (د) بتوں کی پوجا

2۔ شرک کا مطلب کیا ہے؟

(الف) اللہ کی عبادت کرنا (ب) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا (ج) نماز پڑھنا (د) روزہ رکھنا

3۔ صبر کا مطلب کیا ہے؟

(الف) مایوس ہونا (ب) مصیبت میں ڈٹے رہنا (ج) شکوہ کرنا (د) بھاگ جانا

4۔ توبہ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) گناہ پر قائم رہنا (ب) گناہ چھوڑ کر اللہ کی طرف پلٹنا (ج) نماز چھوڑنا (د) روزہ توڑنا

5۔ رحمت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) غصہ (ب) اللہ کی مہربانی (ج) سزا (د) ڈر

6۔ نعمت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) تکلیف (ب) اللہ کی عطا کردہ بھلائی (ج) سزا (د) آزمائش

7۔ عاجزی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) تکبر (ب) نرمی اور انکساری (ج) غصہ (د) ڈر

8۔ ہدایت کا مطلب کیا ہے؟

(الف) گمراہی (ب) سیدھا راستہ (ج) جنگ (د) تجارت

9۔ فرقان کا مطلب کیا ہے؟

(الف) خاموشی (ب) حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب (ج) تاریخ (د) شاعری

10۔ معجزہ کسے کہتے ہیں؟

(الف) عام بات (ب) نبی کو عطا کردہ غیر معمولی نشانی (ج) جادو (د) کھیل

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب